REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD NO P/GDP-3

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

بدر قادیان

جلد ۲۹

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شمارہ ۳۱

شرح چندہ: سالانہ ۲۰ روپیہ، ششماہی ۱۰ ″، ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۴۵ ″، فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516.

۱۷ رمضان المبارک ۱۴۰۰ ہجری — ۳۱ وفا ۱۳۵۹ ہش — ۳۱ جولائی ۱۹۸۰ عیسوی

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۸ وفا (جولائی) — سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں الفضل کے ذریعہ موصولہ شدہ مورخہ ۲۱ جولائی کی اطلاع مظہر ہے کہ:

"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے" الحمد للہ

محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی اطلاع کے مطابق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ زیورچ (سوئٹزرلینڈ) کا چار روزہ کامیاب دورہ فرمانے کے بعد مع اہلِ قافلہ مورخہ ۱۷ وفا (جولائی) کو بخیر و عافیت فرینکفورٹ واپس تشریف لے آئے ہیں زیورچ میں حضور پُرنور کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات کی تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ بالترتیب آئندہ شمارے میں ہدیۂ قارئین کی جائیگی۔

قادیان ۲۸ وفا (جولائی) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و بچگان اور جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

رپورٹ نمبر ۲ بابت ۳۰ جون تا ۲ جولائی

فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات

دفتری امور کی انجام دہی، باجماعت نمازوں کی ادائیگی، احمدیہ مشن کی لائبریری کا معائنہ اور ضروری ہدایات، شہر کی مضافاتی بستیوں اور دور دور تک پھیلے ہوئے جنگلوں اور پُرفضا دیہات کی سیر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مغربی جرمنی کے شہر فرینکفورٹ پہنچنے کے بعد سے مسجد نور سے ملحق وہاں کے احمدیہ مشن میں قیام فرما ہیں۔

ان ایام میں جرمنی سمیت پورے شمالی یورپ میں موسم خلافِ معمول سرد ہے مطلع ہر وقت ابر آلود رہتا ہے اور وقفہ وقفہ سے ہلکی بارش ہوتی رہتی ہے امسال یہاں موسم گرما میں گنتی کے چند ایام کے سوا ابھی تک کھل کر دھوپ نہیں نکلی ہے تاہم یہاں کی آب و ہوا کا حضور کی صحت پر خوشگوار اثر پڑا ہے اور طویل سفر کی تکان اور کوفت کے باوجود طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے رفتہ رفتہ بحال ہو رہی ہے ہرچند کہ حضور ابھی آرام فرما رہے ہیں اور حسب پروگرام ابھی بھرپور تبلیغی و تربیتی سرگرمیاں زور شور سے شروع نہیں ہوئیں ہیں تاہم حضور مسجد نور میں نمازیں پڑھانے کے علاوہ دفتری امور اور انتظامی امور باقاعدگی سے انجام دے رہے ہیں۔ مصروفیت کا یہ سلسلہ روزانہ صبح سے رات بارہ بجے تک جاری رہتا ہے حضور کی ۳۰ جون سے ۲ جولائی تک کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:-

۳۰ جون ۱۹۸۰ء بروز پیر

سفر کی تکان اور کوفت کے باوجود حضور نے آج گیارہ بجے قبل دوپہر مشن ہاؤس کے دفتر میں تشریف لا کر ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ضروری خطوط لکھوائے اور فرینکفورٹ میں قیام کے دوران تبلیغی و تربیتی پروگرام سے متعلق مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اور مبلغ انچارج مکرم خواجہ منصور احمد خان صاحب کو ضروری ہدایات دیں۔ ابتدائی پروگرام کی عملی تفصیلات طے کرنے اور انتظامات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے سلسلہ میں مکرم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ان دونوں کا ہاتھ بٹایا۔

ساڑھے آٹھ بجے شام جبکہ ابھی سورج غروب ہونے میں سوا گھنٹہ باقی تھا حضور مع اہلِ قافلہ موٹر کاروں کے ذریعہ فرینکفورٹ کی مضافاتی بستیوں میں سے ہوتے ہوئے ان کے قرب و جوار میں پھیلے ہوئے نہایت سرسبز و شاداب اور بہت ہی گھنے اور سایہ دار جنگلوں میں سیر کے لئے تشریف لے گئے اس سیر میں حضور کی موٹر کار ڈرائیو کرنے کا شرف مکرم شریف خالد صاحب کے حصہ میں آیا وہ ایک مضافاتی بستی ڈسٹن باخ (DIETZEN BACH) میں اپنے ملکیتی مکان میں رہتے ہیں اور اس پورے علاقے اور اس میں سے گزرنے والے راستوں اور سڑکوں سے پوری طرح آگاہ ہیں علاوہ ازیں ہمارے جرمن نومسلم احمدی بھائی مکرم ہدایت اللہ ہبشی اور مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر بھی اس سیر میں حضور ایدہ اللہ کے ہمراہ تھے۔ حضور جن بستیوں کے گرد پھیلے ہوئے جنگلات میں سے بذریعہ موٹر کار گزرے ان میں والڈورف (WALDORF) ڈٹسن باخ (DIETZEN BACH) اور لانگن (LANGEN) خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ حضور نے موٹر میں بیٹھے بیٹھے ان جنگلات کے اندر قریباً ۵۰ کلو میٹر کے دائرہ میں پون گھنٹہ کی سیر کی اور پھر سورج غروب ہونے سے قبل ساڑھے نو بجے شام مشن ہاؤس واپس تشریف لے آئے۔

یکم جولائی ۱۹۸۰ء بروز منگل

حضور ایدہ اللہ نے آج بھی حسب معمول صبح گیارہ بجے سے دو بجے بعد دوپہر تک دفتر میں تشریف فرما رہ کر ڈاک ملاحظہ فرمائی ضروری خطوط کے جواب لکھوائے اور مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اور مبلغ انچارج صاحب کو جماعتی امور کے بارہ میں ضروری ہدایات دیں نیز قافلہ کے رکن مکرم چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ کو یاد فرما کر ان کے ساتھ حالیہ دورہ کے انتظامات اور یورپ میں اشاعتِ اسلام سے متعلق تبادلۂ خیالات فرمایا مکرم چوہدری صاحب موصوف کی یہ ملاقات قریباً دو گھنٹہ تک جاری رہی چار بجے سہ پہر حضور نے مسجد نور میں تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں ہرچند کہ اس وقت احباب اپنی ملازمتوں اور کاروباری مصروفیات کے سلسلہ میں ڈیوٹیوں پر تھے تاہم بہت سے احباب رخصتیں حاصل کر کے حضور کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے کیلئے آئے ہوئے تھے نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے مسجد نور کے احاطہ میں مکرم جان محمد صاحب ساکن فیکٹری ایریا ربوہ کی نماز جنازہ پڑھائی وہ اپنے بھائی مکرم محمد رفیق صاحب اختر سے ملنے تین مہینے کے ویزا پر فرینکفورٹ آئے ہوئے تھے یہاں اچانک بیمار ہو جانے کی وجہ سے ایک روز قبل انہوں نے وفات

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

پائی نیز حضور نے مکرم محمد رفیق اختر صاحب سے ان کے بھائی کی وفات پر تعزیت بھی فرمائی۔

بعد ازاں حضور نے احمدیہ مشن فرینکفورٹ کی لائبریری کا معائنہ فرمایا اور بعض کتابیں لائبریری میں فراہم کرنے کے سلسلہ میں مبلغ انچارج مکرم منصور احمد خان صاحب کو ضروری ہدایات دیں جرمنی میں احمدیہ مشن نے حال ہی میں قرآن مجید کا جرمن ترجمہ مع عربی متن نہایت قیمتی کاغذ اور بہت خوبصورت اور دیدہ زیب طباعت کے ساتھ شائع کیا ہے اور جلد کا معیار بھی بہت اونچا ہے اس پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے حضور نے ہدایت فرمائی کہ آئندہ اس امر کا خاص خیال رکھا جائے کہ قرآن مجید کا عربی متن پہلے ہو اور ترجمہ اس کے سامنے بلحاظ ترتیب بعد میں درج کیا جائے فرمایا اصل قرآن تو اس کا عربی متن ہے بلحاظ ترتیب اس کا ترجمہ سے مقدم ہونا ضروری ہے نیز ترجمہ اسی صفحہ پر عربی متن کے بالمقابل درج ہونا چاہیئے۔

لائبریری کے معائنہ کے بعد حضور نے مشن کے دفتر میں تشریف فرما ہو کر کچھ وقت دفتری امور سر انجام دیئے اور پھر مقامی جماعت کے رکن مکرم شریف خالد صاحب کو یاد فرما کر ان سے حالیہ دورہ کے تعلق سے بعض امور کے بارہ میں قریباً ایک گھنٹہ تک مشورہ فرمایا۔

۸ر بجے شام حضور مع اہل قافلہ موٹر کاروں کے ذریعہ فرینکفورٹ کی بعض اور مضافاتی بستیوں کے قرب و جوار میں واقع سرسبز و شاداب گھنے جنگلوں اور پُر فضا دیہات میں سیر کے لئے تشریف لے گئے آج بھی حضور کی کار ڈرائیو کرنے کا شرف مکرم شریف خالد صاحب کے حصہ میں آیا آج حضور نے ڈارم سٹاٹ (DARMSTADT) ڈی برگ (DIE BURG) اُرباخ (URBACH) اور ڈٹسن باخ (DIETZENBACH) نامی بستیوں کے قرب و جوار میں دور دور تک پھیلے ہوئے جنگلات اور دیہات کی قریباً سوا گھنٹہ تک سیر کی اور سوا نو بجے شام مشن ہاؤس واپس تشریف لائے۔

حضور نے دس بجے شام مسجد احمدیہ نور میں تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ چونکہ احباب شام کو اپنی ڈیوٹیوں سے واپس آچکے تھے اس لئے ظہر اور عصر کی نمازوں کی نسبت احباب مغرب اور عشاء کی نمازوں میں بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے نمازیں پڑھانے کے بعد حضور ایدہ اللہ قیام گاہ میں واپس تشریف لے گئے۔

۲ر جولائی ۱۹۸۰ء بروز بدھ

آج بھی حضور ایدہ اللہ نے مشن کے دفتر میں گیارہ بجے قبل دوپہر سے دو بجے بعد دوپہر تک تشریف فرما رہ کر دفتری امور انجام دیئے اس میں موصول ہونے والی نئی ڈاک کا مطالعہ اور ان کے جوابوں کی ترسیل شامل تھی۔

ساڑھے چار بجے حضور نے مسجد میں تشریف لا کر ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں نمازوں سے فارغ ہونے کے بعد حضور مشن کی لائبریری میں تشریف فرما رہے اور اراکین وفد نیز مبلغ انچارج مکرم منصور احمد خان صاحب اور جرمن نومسلم احمدی بھائی جناب ہدایت اللہ ہبش کو باہر سے آمدہ ایک تازہ اطلاع کی بناء پر یہ خوشخبری سنائی کہ فرانس میں مسجد اور مشن ہاؤس کی تعمیر کے لئے ایک قطعہ زمین مل رہا ہے جس کا رقبہ ایک ایکڑ ہے اس قطعہ زمین کی افادیت کا اندازہ لگانے کی غرض سے حضور نے فرانس اور جرمنی کے نقشے طلب فرما کر اس علاقہ کا جس میں یہ قطعہ زمین ہے محل وقوع تلاش کروایا اور بتایا کہ بڑے بڑے شہروں کی بجائے دوسرے ملکوں کی سرحدوں سے ملنے والے علاقوں کے نسبتاً چھوٹے شہروں میں مساجد اور مشن ہاؤسوں کی تعمیر زیادہ مفید ہو سکتی ہے۔

ساڑھے دس بجے شب حضور نے مسجد نور میں تشریف لا کر مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں مقامی احباب حضور کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے کیلئے شہر کے دور دراز علاقوں سے آئے ہوئے تھے۔

نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے مشن ہاؤس کے دفتر میں جملہ اراکین وفد کی میٹنگ طلب فرمائی اور اراکین وفد کو ایک ہفتہ کے پروگرام سے مطلع فرمانے کے بعد مختلف ملکوں میں سفر کے دوران بعض احتیاطیں ملحوظ رکھنے سے متعلق ضروری ہدایات دیں اور یورپ میں اسلام کے بارہ میں پھیلی ہوئی غلط فہمیاں دور کرنے کے طریقوں اور انکی اہمیت پر روشنی ڈالی یہ میٹنگ ساڑھے گیارہ بجے رات تک جاری رہی۔

فرینکفورٹ مشن کیطرف سے حضور ایدہ اللہ کے اعزاز میں استقبالیہ

ممتاز دانشوروں سفارتکاروں اور اہم افراد کی شرکت

حضور پُرنور ۱۱ر جولائی کو زیورچ روانہ ہو رہے ہیں

ربوہ ۱۳ر وفا/جولائی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کی فرینکفورٹ سے موصولہ کیبل گرام جو آج یہاں جناب امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام موصول ہوئی ہے کے مطابق ۱۰ر جولائی ۱۹۸۰ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرینکفورٹ کے احمدیہ مسلم مشن کی طرف سے دئے گئے ایک استقبالیہ میں مہمانِ خصوصی تھے اس استقبالیہ میں ۱۰۰ اہم شخصیات شامل تھیں جن میں ممتاز دانشور سفارتکار اور اہم افراد شامل تھے ان میں پروفیسر ڈاکٹر اور پادری کے علاوہ پریس کے ارکان اور شہر کے نمایاں لوگ شامل تھے اس تقریب میں دینزویلا کے قونصل بھی موجود تھے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مہمانوں کے درمیان گھومتے رہے اور ان کے ساتھ دو گھنٹہ تک مختلف مسائل پر گفتگو فرماتے رہے بہت سے معزز مہمانوں نے حضور سے اسلامی تعلیم کے مختلف نکات پر گفتگو کی۔

کیبل گرام کے مطابق ۱۱ر جولائی بروز جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرینکفورٹ کی مسجد نور میں نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا پونے دو گھنٹے کے اس خطبہ میں

(باقی صفحہ ...)

سفرِ قسمت مبارک ہو

سیدی و محبوبی ایدہ اللہ تعالیٰ کے عالمی تبلیغی دورہ پر روانگی کے مبارک موقع پر

روشن رہے یہ شمع ہدایت خدا کرے
"فانوس بن کے اس کی حفاظت خدا کرے"

چومے قدم زمیں تمہارے جہاں بھی جاؤ
ہو آسماں سے بارشِ رحمت خدا کرے

ہر مرحلہ سفر کا ہو طے خوبیوں کے ساتھ
دم سے تمہارے دیں کی اشاعت خدا کرے

دیکھیں تمہیں تو کہہ اٹھیں سب تشنگانِ فیض
سر پر رہے یہ ابرِ سخاوت خدا کرے

افزوں ہو تم سے دینِ محمدؐ کی آبرو
پھیلے جہاں میں نورِ رسالت خدا کرے

سایہ فگن ہو رحمتِ حق ہر مقام پر
آئے نہ سر پہ کوئی تمازت خدا کرے

مٹ جائیں نفرتوں کے اندھیرے جہان سے
ہر دل میں موجزن ہو محبت خدا کرے

شرمندگی سے اہلِ خرد سرنگوں رہیں
کہتے رہو جنوں کی حکایت خدا کرے

"ہر گام پہ فرشتوں کے لشکر ہوں ساتھ ساتھ
ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے"

— ثاقب زیروی —

خطبہ جمعہ

رمضان المبارک کا آخری عشرہ اور لیلۃ القدر کی تلاش

لیلۃ القدر سے اللہ تعالیٰ انسان کو جو سبق دینا چاہتا ہے اُسے حاصل کرنے کی کوشش کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۹- اپریل ۱۹۲۶ء رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی نسبت سے درج ذیل کیا جاتا ہے تاکہ احباب رمضان کے آخری عشرہ اور لیلۃ القدر کے فیوض سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھا سکیں۔

رمضان کے آخری عشرہ کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس کے اندر ایک ایسی رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دُعائیں خاص طور پر سُنتا ہے اس رات میں اس کے بندے جو کچھ طلب کرتے ہیں وہ دیتا ہے اور جو چاہتے ہیں وہ پورا کرتا ہے۔ اور آپ نے اس کے متعلق فرمایا ہے

رمضان کے آخری عشرہ میں

اسے تلاش کرو گو جیسا کہ میں پہلے کئی دفعہ بتا چکا ہوں یہ ضروری نہیں کہ آخری عشرہ میں ہی وہ رات آئے لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے یہی معلوم ہوتا ہے اور بعد میں آنے والے صلحاء اور اولیاء اللہ کے تجربہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ رات بالعموم آخری عشرہ رمضان میں آتی ہے۔

اس رات کے برکات

بہت سے اولیاء نے خود مشاہدہ کیا ہے اور اپنی روحانی آنکھوں سے ان انوار کو آسمان سے اترتے دیکھا ہے جو انوار ایک دم میں تاریک دن کو نورانی بنا دیتے اور منفکر انسان کو تمام دنیا میں

سب سے زیادہ خوش

کر دیتے ہیں۔ یہ تو ایک منٹ کے لئے بھی کبھی خیال نہیں کیا جا سکتا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا منشاء یہ ہے کہ اس گھڑی میں جو رمضان کے آخری عشرہ کی کسی رات میں آتی ہے جو آدمی جو کچھ بھی مانگے وہ اسے مل

جاتا ہے کیونکہ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے تو پھر دین کے معاملہ میں امن وامان اُٹھ جاتا ہے اور لیلۃ القدر اس

دُعائے گنج العرش

کی طرح رہ جاتی ہے جس کے متعلق جاہلوں میں یہ خیال پھیلا ہوا ہے کہ وہ ایسی دُعا ہے جس سے انسان جو چاہے حاصل کر سکتا اور ہر قسم کی تکلیف سے بچ سکتا ہے اور پھر ایسی دُعا کا پتہ بھی چور کے ذریعہ لگا ہے۔ کسی ولی اور بزرگ کے ذریعہ کہتے ہیں ایک چور تھا جس نے کئی خون کئے بادشاہ نے اس کے

قتل کا حکم

دیا لیکن جب جلاد اسے قتل کرنے لگے اور اس کی گردن پر کئی تلواروں کے وار کئے تو اسے ذرا بھی گزند نہ پہنچی اور ذرا بھی گردن نہ کٹی۔ اس پر بادشاہ کو اطلاع دی گئی کہ تلواریں اس کی گردن نہیں کاٹ سکتیں۔ بادشاہ نے کہا۔ اگر اس کی گردن ایسی ہی ہے کہ تلواروں سے نہیں کٹ سکتی تو اسے پھانسی دے دو لیکن جب پھانسی پر چڑھایا گیا تو پھانسی بھی اس پر کوئی اثر نہ کر سکی۔ اس کی اطلاع بادشاہ کو دی گئی۔ تو اس نے کہا کہ اچھا آگ میں ڈال دو مگر آگ نے بھی اس کا کچھ نہ بگاڑا۔ پھر کہا گیا اسے اونچے پہاڑ پر سے گرا دو۔ لیکن پہاڑ سے گرانے پر وہ اس طرح لڑھکتا ہوا نیچے آپہنچا گویا کھیل رہا ہے۔ پھر کہا گیا۔ اسے وزنی پتھر باندھ کر پانی میں پھینک دو لیکن جب پھینکا گیا تو وہ پانی پر اس طرح تیرنے لگا جس طرح کا رک تیرتا ہے آخر بادشاہ نے اُسے اپنے پاس بلا

کر کہا کہ ہم سے غلطی ہو گئی کہ ہم نے تمہیں چور سمجھ کر سزا دینی چاہی تم تو بڑے

باکرامت انسان

ہو۔ اس نے کہا ہوں تو میں چور ہی مگر بات یہ ہے کہ میں ایک ایسی دعا جانتا ہوں کہ جتنے انبیاء گذر چکے ہیں ان کی نیکیوں کے برابر نیکیاں ایک دفعہ اس کے پڑھنے سے حاصل ہو جاتی ہیں اسی طرح خواہ کوئی کتنے گناہ کرے ایک دفعہ اس کے پڑھ لینے سے سب دور ہو جاتے ہیں۔ اور کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ میں وہ دُعا پڑھا کرتا ہوں۔

تو نادانوں کی یہ دُعا نکالی ہوئی ہے اگر لیلۃ القدر بھی اسی طرح کی ہو کہ خواہ کوئی ڈاکہ ڈالے چوری کرے، قتل کرے، انبیاء کو گالیاں دے، شریعت کے کسی حکم پر عمل نہ کرے لیکن اس رات دُعا مانگ لے تو

انبیاء کی دُعائیں

رد ہو جائیں مگر اس کی دُعا رد نہ ہوگی تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ پھر کسی کو نیک اعمال کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مثلاً ایک شخص اس رات یہ دُعا مانگ لے کہ میں جو چاہوں کروں لیکن جاؤں جنت کے سب سے اعلیٰ مقام میں اور اعلیٰ درجہ میں اور یہ دعا ضرور قبول ہوتی ہے تو پھر خواہ وہ کچھ کرے جنت میں ہی جائیگا مگر یہ بات

اسلام کی تعلیم

اور اسلام کے مغز کے قطعاً خلاف ہے پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے کہ اس رات میں ایک

خاص گھڑی ہوتی ہے جبکہ برکات نازل ہوتی ہیں اور خصوصاً جمعہ کی رات کو اس سے بڑا تعلق ہے تو اس کا یہ مفہوم نہیں ہے کہ اس گھڑی میں خواہ کوئی دُعا کی جائے خدا تعالیٰ کو ضرور منظور کرنی پڑتی ہے اور وہ اُسے رد نہیں کر سکتا بلکہ اس کے لئے کچھ حد بندی کرنی پڑے گی جس کے ماتحت اس وقت دُعائیں قبول ہوتی ہیں اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ حد بندیاں کیا ہیں۔ وہی ہیں جو شفاعت کے متعلق ہیں۔ یعنے ایک ایسا شخص جو کوئی ایسی چیز مانگتا ہے جو

خدا تعالیٰ کے قانون کے ماتحت

دی جا سکتی ہے لیکن بعض عارضی روکیں پیدا ہو گئی ہیں جو امکان قدرت سے تعلق نہیں رکھتیں یا اُس انسان کے درجہ سے تعلق نہیں رکھتیں۔ وہ ایسے موقعہ پر مانگے گا تو اسے مل جائے گی۔ ورنہ اگر اس کا یہ مطلب ہو کہ

خواہ کوئی کچھ کرے

جو دُعا بھی اس وقت مانگے وہی قبول ہو جائے گی تو ہو سکتا ہے کہ ایک شخص رمضان کے پہلے بیس روزے نہ رکھے نہ نمازیں پڑھے نہ کوئی اور نیک کام کرے لیکن جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہو تو مغرب کی نماز کے بعد سے لیکر صبح کی نماز تک دُعا مانگتا رہے اور دن کو سو جائے۔ نہ ظہر کی نماز پڑھے نہ عصر کی۔ پھر رات کو یہ دُعا مانگنا شروع کر دے کہ میں جو چاہوں کرتا رہوں مجھ سے کوئی باز پرس نہ ہو اور میں اعلیٰ سے اعلیٰ

مقام پہ جنت میں رکھا جاؤں یہ ہرگز مفہوم نہیں ہو سکتا اُن حدیثوں کا جو

لیلۃ القدر کے متعلق

آئی ہیں۔ دعا وہی سُنی جاتی ہے جو خدا تعالیٰ کے قانون کے ماتحت قبول ہو تی ممکن ہو مگر عارضی روکوں کی وجہ سے قبول نہ ہو سکتی ہو۔ اور یہ درست ہے کہ انبیاء کی ایسی دُعائیں کبھی ردّ نہیں ہوتیں۔ ان کی وہی دُعائیں نامنظور ہوتی ہیں جو خدا تعالےٰ کے قانون یا خاص تقدیر کے مقابلہ میں آپڑتی ہیں اور انبیاء کو اس کا پتہ نہیں ہوتا۔ ورنہ جو ایسی نہیں ہوتیں وہ قبول کی جاتی ہیں اور کبھی ردّ نہیں کی جاتیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات

انبیاء کے منہ سے نکلے ہوئے فقرے

اِس صفائی کے ساتھ پورے ہو جاتے ہیں کہ لوگ خیال کر لیتے ہیں کہ انہیں بھی قانونِ قدرت پر تصرف حاصل ہے۔ لیکن وہ اہم امور جو خاص قدرتوں کے ماتحت ہوتے ہیں اور جن کے متعلق خدا تعالیٰ کا قانون اور رنگ میں جاری ہوتا ہے ان کے متعلق نہ صرف یہ کہ انبیا کے منہ سے نکلی ہوئی دُعا قبول نہیں ہوتی بلکہ مہینوں اور سالوں اس کے لئے دُعا کرتے رہتے ہیں تو بھی منظور نہیں ہوتی بات یہ ہے کہ خدا تعالےٰ انبیاء اور اپنے مقربین کی دعائیں ان کی

محبت اور پیار

کی وجہ سے سنتا ہے۔ مگر محبت اور پیار کی وجہ سے خدائی چھوڑنے کیلئے تیار نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ دُعائیں جو اس کے قانونِ قدرت یا خاص تقدیر کے خلاف ہوں انہیں قبول نہیں کرتا۔

رمضان المبارک کا

آخری عشرہ

بھی بعض حدبندیوں کے ماتحت آتا ہے اور جب یہ بات تسلیم کی جائیگی تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ لیلۃ القدر میں آنے والی خاص گھڑی سے وہی فائدہ اٹھائے گا جو اپنے

اعمال کے رُو سے

اس کا مستحق ہو گا۔ پھر یہ حدبندی لگانی پڑے یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ لیلۃ القدر ہر انسان کے لئے نہیں ہے بلکہ اس کے لئے ہے جو خود اُسے اپنے لئے پیدا کرتا ہے۔ یہ نہیں کہ اس عشرہ میں وہ خاص گھڑی اس لئے رکھ دی گئی ہے کہ جو چاہے اس سے فائدہ اٹھا لے بلکہ یہ ہے کہ جو لوگ اپنے اعمال کے لحاظ سے اس کے مستحق ہوتے ہیں ان کے لئے یہ بنائی جاتی ہے۔ پس یہ بات خوب اچھی طرح یاد رکھنی چاہیئے کہ لیلۃ القدر اس رات میں پیدا نہیں کی جاتی جس کی طرف منسوب ہوتی ہے بلکہ پچھلے سال اور پچھلے مہینے اسے بناتے ہیں۔ جس کے پچھلے اعمال اعلیٰ ہوں گے اسی کے لئے لیلۃ القدر ہو گی۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لیلۃ القدر میں یہ اشارہ ہے کہ جس کے

ابتدائی ایام نیکی میں

گذرتے ہیں اُس کے انتہائی ایام میں بھی خدا تعالیٰ کی تائید اس کے شامل حال ہو جاتی ہے جیسا کہ رمضان کے ابتدائی ایام میں جو خدا تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اس کے لئے آخری ایام میں ایسا وقت آتا ہے کہ خدا اس کیلئے فضل نازل کرنے کا خاص موقعہ رکھتا ہے۔ پس لیلۃ القدر میں اسی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ اگر انسان اپنی زندگی کی ابتدائی گھڑیوں کو خدا تعالیٰ کی رضا میں صرف کرے تو اس کی انتہائی گھڑیاں خدا تعالےٰ خود اپنی رضا میں صرف کرا لے گا۔ اگر کوئی شخص اپنے

طاقت کے ایام میں

خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنیکی کوشش کرتا ہے تو اس وقت جبکہ بڑھاپے کی وجہ سے اور کمزور ہو جانے کے باعث خدا تعالیٰ کی خاطر جسمانی اور مالی قربانی نہ کر سکے گا خدا تعالےٰ خود اُس سے کرا لے گا

پس رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں جس لیلۃ القدر کا ذکر کیا گیا ہے وہ دراصل انسان کے انجام کی طرف اشارہ ہے۔ اگر ایک انسان نے متواتر خدا تعالےٰ کے دین کی خدمت کی۔ اس کی رضا حاصل کرنیکی کوشش کی تو جب اُس پر ایسا زمانہ آئے گا جب وہ اپنی ناطاقتی کی وجہ سے خدمتِ دین میں حصہ نہ لے سکے گا تو خدا تعالےٰ خاص طور پر اس کی مدد فرمائے گا اور اس کی باتوں میں وہ اثر پیدا کر دے گا جو دوسروں کے کاموں میں بھی نہیں ہو گا کیونکہ اس نے

اپنی ساری عمر

خدا تعالےٰ کی رضا کے حصول میں خرچ کر دی اور دوسرے ابھی امتحان میں ہیں۔ نہ معلوم اُن کا کیا نتیجہ ہو۔ پس لیلۃ القدر اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ ہر ایک انسان جس نے اپنی ساری عمر خدا تعالےٰ کی رضا اور اس کے دین کی خدمت میں صرف کر دی وہ کمزور ہو جانے کی وجہ سے جب جہاد کے لئے نہیں جا سکے گا۔ یا مالی قربانی نہیں کر سکے گا۔ اس وقت اس کے دل میں جو نیک ارادے پیدا ہوں گے اُن کا ہی اُس کو اتنا ثواب ملے گا جو جوانوں کو ان کے کاموں کا نہیں ملے گا کیونکہ ان کی زندگی کی تو ابھی ابتداء شروع ہوئی ہے اور وہ اپنی زندگی اور قوتیں خرچ کر کے انتہاء کو پہنچ چکا ہے

پس

لیلۃ القدر پیدا کی جاتی ہے

اور خدا تعالیٰ کی راہ میں کام کرنے والوں کے انجام کی خوبی کی طرف متوجہ کرتی ہے مگر دوسری طرف اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی کا انجام اچھا نہیں ہوتا تو معلوم ہوا اس کی ابتدا بھی اچھی نہ تھی اور اس کی ابتدائی خدمات نیک نیتی اور خلوص پر مبنی نہ تھیں۔

پس لیلۃ القدر سے یہ سبق مل سکتے ہیں۔ اوّل یہ کہ جو انسان خلوص اور نیک نیتی کے ساتھ ابتداء سے کام کریگا اس کا انتہا اچھا ہو گا۔ دوم یہ کہ اگر کسی کے لئے لیلۃ القدر کی حالت پیدا نہیں ہوتی تو معلوم ہوا کہ اس کا پہلا زمانہ بظاہر اچھا معلوم ہوتا تھا اور وہ اچھے کام کرتا نظر آتا تھا مگر اس میں کچھ ایسے نقص تھے کہ جن کی وجہ سے اس کی خدمات قبول نہ ہوئیں اور خدا تعالےٰ نے اس کے اعمال کے تسلسل کو جاری نہ رہنے دیا۔

ان دو سبقوں کے ماتحت دوستوں کو صرف رمضان میں ہی نہیں اور رمضان کے آخری عشرہ میں ہی نہیں بلکہ بعد میں بھی

لیلۃ القدر کو تلاش کرنا چاہیئے

اور اپنی زندگی کے آخری عشرہ کے لئے ایسے سامان مہیا کرنا چاہئیں کہ انہیں لیلۃ القدر کے فیوض حاصل ہوسکیں اور ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی زندگی کے پہلے ایّام میں تو کام کریں لیکن

انجام کے وقت

جب ان میں کام کرنے کی طاقت نہ رہے تو خدا تعالےٰ کی طرف سے مدد حاصل نہ ہو جو اپنے محبوب بندوں کو دیتا اور جو پنشن کے طور پر اس کی طرف سے ملتی ہے۔ اس وقت وہ اپنا خاص فضل نازل کرے اور اپنے برکات کا وارث بنائے۔

یہی سبق ہے جو خدا تعالےٰ لیلۃ القدر سے مومنوں کو دیتا ہے اور اُس سبق کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے

کہ ہم رمضان کی لیلۃ القدر سے بھی فائدہ اُٹھائیں اور انسان کی زندگی کی جو لیلۃ القدر ہوتی ہے اس سے بھی مستفیض ہوں۔ ہم خدا تعالےٰ کی گود میں ہوں اور ہمارا آخری انجام اسی طرح ہو جس طرح لیلۃ القدر کے متعلق وعدہ کیا گیا ہے

(الفضل ۱۴۔ مئی ۱۹۵۵ء)

فرینکفورٹ مشن کی طرف سے استقبالیہ ...... بقیہ صفحہ ۲

حضور نے اسلام میں عورت کے بلند مقام کی وضاحت کی۔ جمعہ کی شام کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے دو گھنٹے تک جرمن اور دیگر قوموں کے افراد کے سوالوں کے جوابات دیئے۔ ان افراد کو احمدیہ مسلم مشن فرینکفورٹ نے کافی کی ایک پارٹی پر مدعو کیا تھا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پچھلے دنوں میں پریس کانفرنس سے خطاب کیا تھا۔ فرینکفورٹ کے اخبارات نے اس کی وسیع پیمانے پر اشاعت کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پریس کانفرنس اللہ تعالےٰ کے فضل سے نہایت کامیاب رہی ہے

احباب کرام التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے حضور کے دورہ کو اسلام کی اشاعت اور قرآن مجید کی تعلیم کی ترویج کا سبب بنائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت و سلامتی سے ...

رپورٹ نمبر ۳ بابت ۴ جولائی ۱۹۸۰ء

اسلام کا غلبہ ایٹم بم سے نہیں علمی برتری سے ظاہر ہو گا

تعلیمی منصوبہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا اہم حصہ ہے، اور غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم سے اس کا گہرا تعلق ہے۔

مجھے بتایا گیا ہے تیسرے دور خلافت میں پچھلی دو خلافتوں سے زیادہ اشاعت قرآن کا کام ہو گا۔

فرینکفورٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات۔ بصیرت افروز خطبہ جمعہ

فرینکفورٹ ۔ مغربی جرمنی (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۴ جولائی ۱۹۸۰ء کا دن (جو جمعہ کا دن تھا) بہت مصروفیت میں گزارا۔ اس دن حضور نے مسجد نور فرینکفورٹ میں نماز جمعہ پڑھانے اور قریباً سوا گھنٹہ تک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمانے کے علاوہ ۸ بجے شام سے ۱۰ بجے رات تک فرینکفورٹ اور اس کی مضافاتی بستیوں میں رہائش رکھنے والے قریب دو صد احباب کو اجتماعی ملاقات کا شرف بخشا۔ اور انہیں بیش بہا نصائح سے نوازا۔

خطبہ جمعہ میں حضور نے علی الترتیب فضل عمر فاؤنڈیشن، نصرت جہاں سکیم اور صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے تحت نازل ہونے والے غیر معمولی افضال خداوندی اور غلبۂ اسلام کے حق میں ان کے طیب و شیریں ثمرات کا ذکر کرنے کے بعد اسی تسلسل میں جماعت کی تعلیمی اور علمی ترقی کے عظیم منصوبہ کی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ حضور نے واضح فرمایا کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا منصوبہ بھی ایک نئے مالی جہاد کی حیثیت رکھتا ہے اس کے نتیجہ میں تبلیغ اسلام کے عملی جہاد نے مختلف شکلیں اختیار کرنا تھیں۔ سو اس علمی جہاد کی ایک شکل وہ عظیم تعلیمی منصوبہ ہے۔ جو جماعت کی علمی ترقی اور غلبۂ اسلام کے مقصد میں کامیابی کی غرض سے جاری کیا گیا ہے اس منصوبہ کا اصل اور بنیادی مقصد یہ ہے کہ ہر احمدی زیور علم سے آراستہ ہو کر اور اپنی اپنی استعداد کے مطابق قرآن کے حسن سے حسن لے کر اور اس کے نور سے نور حاصل کر کے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی آسمانی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔ کیونکہ اسلام کا موجودہ غلبہ ایٹم بم وغیرہ کے ساتھ نہیں بلکہ علمی تفوق کے ساتھ وابستہ ہے۔

اسی روز شام کو حضور نے جماعت احمدیہ فرینکفورٹ کے احباب سے اجتماعی ملاقات کے دوران خطاب کرتے ہوئے انہیں نصیحت فرمائی کہ وہ دنیا اور اس کی عارضی زینتوں کی طرف نہ دیکھیں بلکہ ہمیشہ رو بخدا رہیں اور اس پر کامل توکل رکھتے ہوئے اپنی زندگیوں کو قرآنی انوار اور اس کے لازوال و بے مثال حسن کا آئینہ دار بنائیں تاکہ لوگ ان کے علمی نمونہ سے متاثر ہو کر اسلام کی طرف کھنچے چلے آئیں اور اس طرح ان کے ذریعہ سے اسلام دنیا میں غالب آتا چلا جائے۔

حضور ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

۴ جولائی کا دن اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتیں لے کر نازل ہوا، نماز جمعہ کے لئے دو بجے بعد دوپہر کا وقت مقرر تھا۔ لیکن احباب نے حضور ایدہ اللہ کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کرنے اور حضور کے پُر معارف خطبہ سے مستفیض ہونے کے شوق میں ۱۱ بجے قبل دوپہر سے ہی مشن ہاؤس پہنچنا شروع کر دیا اکثر احباب نے اس غرض کے پیش نظر اس روز اپنی ڈیوٹیوں سے رخصت حاصل کر لی تھی۔ احباب فرینکفورٹ شہر کے مختلف حصوں اور مضافاتی بستیوں سے ہی نہیں بلکہ جرمنی کے دور دراز شہروں سے بھی کھچے چلے آئے اور انکی مسلسل آمد کی وجہ سے مشن ہاؤس کی رونق میں لحظہ بہ لحظہ اضافہ ہوتا چلا گیا۔ احباب کی مسلسل آمد کی وجہ سے ایک روح پرور نظارہ دیکھنے میں آیا۔ احباب ایک دوسرے سے مصافحہ اور معانقہ کرنے میں نہایت ہی خوشی محسوس کرتے اور مسرت ان کے چہروں سے پھوٹی پڑتی تھی۔ ایک بجے تک مسجد کا اندرونی حصہ احباب سے اور ملحقہ ہال مستورات سے پُر ہو چکا تھا۔ بعد میں آنے والے احباب کے لئے مسجد کے سامنے کے احاطہ میں قالین وغیرہ بچھا کر جگہ بنانا پڑی دو بجے تک یہ احاطہ بھی پُر شوق نمازیوں سے پُر تھا۔ سوا دو بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مسجد میں تشریف لانے پر مکرم محمد نصیر صاحب نے اذان دی۔ بعد ہٗ حضور نے ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور کے خطبہ کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے۔

صحتیابی کے لئے دُعا کی تحریک

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے خطبہ کے آغاز میں اپنی "..." کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ دوست جانتے ہیں کہ ۵ مارچ کو گردے کی انفیکشن کا مجھ پر حملہ ہوا تھا۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ بیماری ۹۰ فی صد ٹھیک ہو چکی ہے صرف دس فی صد باقی ہے جس کے لئے انٹی بائیوٹک (جراثیم کش) ادویہ استعمال کرائی جا رہی ہیں۔ ان ادویہ کے استعمال کی وجہ سے میں ایک گونہ کمزوری محسوس کرتا ہوں۔ سو پہلی بات جو میں کہنی چاہتا ہوں یہ ہے کہ دوست دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مجھے کامل صحت عطا فرمائے تاکہ میں اُسی کی دی ہوئی توفیق سے اپنے فرائض کما حقہٗ ادا کر سکوں۔

حالیہ طویل سفر کی غرض و غایت

حضور نے مزید فرمایا کہ اس بیماری اور کمزوری کی حالت میں میں نے اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے ایک طویل سفر اختیار کیا ہے۔ یورپ کے مشنوں کی تعداد میں اضافہ ہو چکا ہے اور ان میں دن بدن وسعت پیدا ہو رہی ہے۔ ان کی طرف زیادہ وقت اور توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ دوسرے پاکستانی احمدی ان ممالک میں خاص تعداد میں آ چکے ہیں۔ ان کی تربیت اور غیر اسلامی ماحول سے ان کی حفاظت ضروری ہے۔ وقت کا ایک اہم تقاضا یہ ہے کہ مغربیت اور لادینیت کے اثر سے انہیں بچایا جائے اور انہیں غلبۂ اسلام کی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے قابل بنایا جائے۔ یہ سب امور ایسے ہیں جو وقت اور توجہ چاہتے ہیں اور ان کے لئے سفر اختیار کرنا ضروری ہے۔

خدائی تدبیر اور اسکی کارفرمائی

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی ایک خاص تدبیر کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ اس وقت میں بعض ضروری باتیں کہنا چاہتا ہوں جن کا تعلق غلبۂ اسلام کی صدی سے ہے جو چند سال کے بعد شروع ہونے والی ہے۔ اپنے شروع زمانہ خلافت سے مجھے اللہ تعالیٰ کی ایک خاص تدبیر کارفرما نظر آ رہی ہے اور وہ یہ ہے کہ جو تحریک یا منصوبہ بھی میری طرف سے جاری کیا جاتے غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم سے اُس کا تعلق ضرور ہو گا۔

فضل عمر فاؤنڈیشن

سب سے پہلے میری طرف سے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا منصوبہ پیش ہوا۔ جماعت نے اپنی ہمت اور توفیق کے مطابق اس میں حصہ لیا۔ اس کے تحت بعض بنیادی نوعیت کے کام انجام دئے گئے۔ یہ گویا ابتداء تھی اُن منصوبوں کی جو خدائی تدبیر کے ماتحت غلبۂ اسلام کے تعلق میں جاری ہونے تھے۔

نصرت جہاں سکیم

۱۹۷۰ء میں نصرت جہاں کا منصوبہ جاری ہوا۔ اس کا تعلق مغربی افریقہ کے ممالک میں سکول اور کلینک کھولنے سے تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کوشش میں اتنی برکت ڈالی کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اس منصوبہ کے تحت آپ لوگوں نے جو مالی قربانی کی وہ ۵۲ لاکھ روپے تھی اس رقم سے وہاں سکول اور کلینک کھولے گئے اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی برکت ڈالی ہے۔ کہ اب ان ملکوں میں نصرت جہاں کا سالِ رواں کا بجٹ چار کروڑ روپے کا ہے۔

پھر اس سکیم کے تحت بہت سے احباب نے جانی قربانی کا جو نمونہ پیش کیا وہ بھی کچھ کم اہم نہیں ہے۔ بہت سے ڈاکٹروں نے مغربی افریقہ میں نئے کلینک کھولنے اور انہیں چلانے کے لئے تین تین سال وقف کئے۔ میں نے ان سے کہا تم خدمت کے لئے جا رہے ہو۔ جاؤ ایک جھونپڑا ڈال کر کام شروع کر دو اور مریضوں کی ہر ممکن خدمت بجا لاؤ۔ میں ابتدائی سرمائے کے طور پر انہیں صرف پانچ سو پونڈ دیتا تھا۔ انہوں نے اخلاص سے کام شروع کیا۔ غریبوں سے ایک پیسہ لئے بغیر ان کی خدمت کی امیروں نے وہاں کے طریق کے مطابق اپنے علاج کے اخراجات خود ادا کئے۔ اب وہاں ہمارے ایسے ہسپتال بھی ہیں جن کی بچت تمام اخراجات نکالنے کے بعد ایک ایک لاکھ پاونڈ سالانہ ہے دو سال کے اندر سولہ ہسپتال کھولنے کی توفیق مل گئی۔ پھر ان کی تعداد بڑھتی چلی گئی علاوہ ازیں میڈیکل سنٹروں کی تعداد چوبیس پچیس ہو گئی۔ وہاں لوگ ہمارے پیچھے پڑے رہتے ہیں کہ ہمارے علاقہ میں بھی ہسپتال قائم کرو۔

اسی طرح مغربی افریقہ کے ممالک میں پہلے یہ حالت تھی کہ مسلمانوں کا کوئی ایک پرائمری سکول بھی نہ تھا سارے سکول عیسائی مشنوں کے ہوتے تھے۔ مسلمان بچے بھی انہی کے سکولوں میں پڑھنے پر مجبور تھے۔ وہ براہِ راست بائبل کی تعلیم دئے بغیر ان کا عیسائی نام رکھ کر انہیں چپکے سے عیسائی بنا لیتے تھے جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے وہاں پرائمری مڈل اور ہائر سیکنڈری سکول کھولنے کی توفیق دی۔ اس طرح وہاں مسلمان بچوں کی تعلیم کا انتظام ہوا۔ نصرت جہاں منصوبہ کے تحت سولہ نئے ہائر سیکنڈری سکول کھولنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ خدا تعالیٰ نے وہاں اس سے زیادہ تعداد میں سکول کھولنے کی توفیق عطا کر دی۔ غلبہ اسلام کی مہم کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے مضبوط بنیادوں کی ضرورت تھی۔ سو اللہ تعالیٰ نے نصرت جہاں منصوبہ کے تحت یہ بنیادیں فراہم کر دیں۔

اب وہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری اس خدمت کا اتنا اثر ہے کہ نائیجیریا میں ہماری جماعت کے جلسہ سالانہ میں ملک کے صدر نے جس کا تعلق مسلم نارتھ سے ہے۔ جو پیغام بھیجا اس میں جماعت کی خدمات کو سراہتے ہوئے لکھا کہ میں تمام مسلمان فرقوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انہیں بھی ملک و قوم کی اسی طرح خدمت کرنا چاہیئے جس طرح جماعت احمدیہ نائیجیریا کر رہی ہے۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی کا منصوبہ

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ اور اسکی غرض و غایت اور اسکی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ تیسرا بڑا منصوبہ جو جماعت نے پیش کیا گیا وہ صد سالہ احمدیہ جوبلی کا منصوبہ ہے۔ اس کے تحت آپ نے دس کروڑ روپے بطور چندہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اس کا تعلق غلبۂ اسلام کی صدی کے شایانِ شان استقبال سے ہے۔ اس ضمن میں حضور نے اشاعت قرآن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک دن مجھے یہ بتایا گیا کہ تیرے دورِ خلافت میں پچھلی دو خلافتوں سے زیادہ اشاعت قرآن کا کام ہو گا۔ چنانچہ اب تک میرے زمانہ میں پچھلی دو خلافتوں کے زمانوں سے قرآن مجید کی دوگنا زیادہ اشاعت ہو چکی ہے۔ دُنیا کی مختلف زبانوں میں اب تک قرآن مجید کے کئی لاکھ نسخے طبع کرا کر تقسیم کئے جا چکے ہیں۔ اس تعلق میں حضور نے اُن نئی سہولتوں کا ذکر کیا جو اشاعتِ قرآن کے سلسلہ میں بفضلِ تعالیٰ میسّر آئی ہیں اور بتایا کہ پہلے یورپ کا کوئی اشاعتی ادارہ قرآن مجید شائع کرنے اور اُسے خریدنے کے لئے تیار نہ ہوتا تھا لیکن خدا تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کئے کہ ایک بہت بڑی اشاعتی فرم نے بہت بڑی تعداد میں قرآن مجید شائع کرنے اور فروخت کرنے کا ذمہ اُٹھایا ہے۔ چنانچہ دو ہفتہ کے اندر اندر اُس نے قرآن مجید کے بیس ہزار نسخے طبع کر کے مجلد حالت میں ہمارے ہاتھ میں پکڑا دئے اور پھر ہم سے جماعت ہائے احمدیہ امریکہ نے بیس ہزار کے بیس ہزار نسخے خرید کر رقم ہمیں دے دی۔

اس کے بعد حضور نے فرانسیسی، اٹیلین اور سپینش زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کی اشاعت کے انتظامات کی تفاصیل بیان فرمائیں اور بتایا کہ خدا نے چاہا تو چند سال تک یہ تراجم بھی شائع ہو جائیں گے۔ مزید برآں دیباچہ تفسیر القرآن کا فرانسیسی ترجمہ طباعت کے لئے پریس میں جا چکا ہے اور اسکی پروف ریڈنگ ہو رہی ہے اور آخری کاپیاں بھی اسکی مل چکی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ عنقریب کتابی شکل میں شائع ہو جائے گا۔ حضور نے فرمایا یہ خدا کا کام ہے اور وہی اسکی انجام دہی کے سامان کر رہا ہے۔ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ خدا تعالیٰ پر کامل توکل رکھے اور اسے ہی اپنا کارساز سمجھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کامل توکل کے معنی یہ بتائے ہیں کہ خدا کے سوا ہر کسی کو لاشئی محض سمجھو اور اس بات پر کامل یقین رکھو کہ جو کچھ کریگا خدا ہی کرے گا اور ان کے اعمال سے اعلیٰ نتائج پیدا کر دکھائے گا۔

تعلیمی ترقی کا عظیم منصوبہ اور اسکی اہمیت

بعدہٗ حضور نے اسی تعلق میں ترقی کے عظیم منصوبہ کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی کے منصوبہ نے سرمایہ مہیا کرنا تھا اور پھر اس مالی جہاد نے مختلف شکلیں اختیار کرنا تھیں۔ سو اس عملی جہاد کی ایک شکل تعلیمی اور علمی ترقی کا وہ عظیم منصوبہ ہے جو غلبۂ اسلام کے مقصد کی کامیابی کی غرض سے جاری کیا گیا ہے۔

حضور نے اِس عظیم منصوبہ کے مختلف پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالنے کے بعد بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کے جلوؤں کو جو کائنات ارضی و سماوی پر ہر آن ظاہر ہو رہے ہیں آیات قرار دے کر اور ان پر غور کرنے والوں کو اولوالالباب قرار دیکر دنیوی علوم کو روحانی علوم کی طرح ہی اہم قرار دیا ہے اور ان دونوں علوم کو ایک دوسرے کا ممد و معاون ٹھہرایا ہے۔ اس منصوبہ کی اہمیت یہ ہے کہ افراد جماعت کو دنیوی علوم سے درجہ بدرجہ آراستہ کر کے ان میں قرآنی علوم و معارف سے بہرہ ور ہونے کی اہلیت پیدا کی جائے کیونکہ یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ ایک اَن پڑھ کے مقابلہ میں ایک میٹرک پاس نوجوان قرآن کو سمجھنے اور اُس کے علوم و معارف سے استفادہ کرنے کی زیادہ اہلیت رکھتا ہے۔ اسی طرح درجہ بدرجہ ایف۔ اے، ایف۔ ایس سی، بی۔ اے، بی۔ ایس۔ سی اور ایم۔ اے، ایم۔ ایس سی پاس میں قرآن کو سمجھنے اور اُس کے انوار سے منوّر ہونے کی اہلیت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ سو اس منصوبہ کا اصل اور بنیادی مقصد یہ ہے کہ ہر احمدی اپنی اپنی استعداد کے مطابق دنیوی علوم میں دسترس حاصل کرے۔ تاکہ وہ قرآنی علوم و معارف سے بہرہ ور ہو سکے اور اس طرح وہ قرآن کے حسن سے حسن لے کر اور اس کے نور سے نور حاصل کر کے اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرنے کی آسمانی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لے اور اس بات کو سمجھ لے کہ اسلام کا موعودہ غلبۂ ایٹم بم وغیرہ کے ذریعہ نہیں بلکہ علمی تفوق کی بناء پر ظاہر ہو گا۔

حضور نے آخر میں یہ واضح فرمایا کہ تعلیمی منصوبہ صد سالہ احمدیہ جوبلی کے منصوبہ کا ایک حصّہ ہے اور غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم سے اس کا گہرا تعلق ہے۔ ہر علم کی بنیاد قرآن میں موجود ہے۔ کوئی دنیوی علم ایسا نہیں جس کا اصولی اور بنیادی طور پر قرآن میں ذکر نہ ہو اس لئے دنیوی علوم کی تحصیل قرآن کے خلاف نہیں بلکہ اس کے عین مطابق ہے۔ بلکہ قرآن کو سمجھنے اور اس سے ہر شعبۂ زندگی میں رہنمائی حاصل کرنے کے لئے ان علوم کو حاصل کرنا بھی ضروری ہے اور یہی اس منصوبہ کا اصل مقصد ہے۔

حضور نے اس امر کا اظہار فرمایا کہ حضور پاکستان کی جماعتوں میں اس منصوبے کو پورے طور پر نافذ کرنے کے بعد دو تین سال میں دنیا بھر کی احمدی جماعتوں میں اسے نافذ کر دیں گے۔

حضور نے فرمایا دُعا کریں کہ علمی ترقی کا یہ عظیم منصوبہ جو خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے اور قرآنی علوم کے اسرار کو سمجھنے کی اہلیت پیدا کرنے کی غرض سے جاری کیا گیا ہے۔ ہر پہلو سے کامیاب ہو اور اس کے اعلیٰ سے اعلیٰ نتائج ظاہر ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کام میں میرے ساتھ تعاون کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اِس بصیرت افروز تفصیلی خطبہ کے بعد جو قریباً سوا گھنٹہ تک جاری رہا حضور نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اسی روز شام کو حضور نے فرینکفورٹ اور اس کے مضافات میں رہنے والے قریباً دو صد احباب سے اجتماعی ملاقات فرمائی اور بیش بہا نصائح سے سرفراز فرمایا۔ ملاقات کا یہ پرکیف سلسلہ ۸ بجے سے دس بجے شام تک جاری رہا

لیلۃ القدر کی تلاش

از: مکرم مولوی سی. حمید فاروق صاحب مبلغ سلسلہ

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ روحانی ترقیات اور تزکیہ نفس کے حصول کے لئے بہترین و سنہری موقعہ ہے۔ یوں تو اس مہینہ کے سارے ایام ہی بہت خیر و برکت کے حامل ہوتے ہیں۔ لیکن اس مہینہ کے آخری عشرہ میں لیلۃ القدر کے نام سے ایک اہم رات آتی ہے۔ جو اپنی قدر و منزلت اور روحانی برکات و فیوض کے اعتبار سے ہزار مہینوں سے افضل اور بہتر ہے۔ اس رات کی غیر معمولی برکات و فیوض کے اظہار کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک خاص سورت لیلۃ القدر کے نام سے قرآن کریم میں نازل فرمائی ہے۔ قرآن کریم کے نزول کا آغاز بھی اسی رات سے ہوا تھا۔ اس رات کے بہت سے فضائل کا احادیث میں بھی ذکر ملتا ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ

"جو شخص لیلۃ القدر کو شب بیداری میں اختیار کرے اور تمام رات عبادات میں مشغول رہے اور اس کی یہ عبادت رسماً یا ریاکاری کے طور پر نہ ہو بلکہ خدا تعالیٰ کی رضاء اور ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے ہو تو اس کے وہ سب گناہ جو پہلے کر چکا ہو معاف ہو جاتے ہیں۔"

ایک اور روایت یوں ہے کہ ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ میں جلوہ افروز تھے۔ آپ نے بنی اسرائیل کے ایک برگزیدہ بزرگ حضرت شمعون کا ذکر کیا طویل مدت تک راتوں کو جاگ کر ان کے عبادت و ریاضت کرنے کا حال بیان کیا۔ اس قصہ کو سن کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم مغموم ہوگئے۔ اُنہیں اپنی اپنی زندگی کے مختصر ہونے کا احساس ہوا۔ اور انہیں یہ غم ستانے لگا کہ ہم ساری عمر بھی شب بیدار رہ کر عبادت میں گزار دیں تو بھی شائد اگلی امتوں کے نیکوکاروں سے عبادت میں نہ بڑھنے پائیں گے۔ صحابہ نے اپنے اس اندیشہ کا اظہار جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے صحابہ کرام کو یہ مژدہ جانفزا سنایا کہ میری امت کو جن نوازشات بے پایاں سے مالا مال کیا گیا ہے ان میں سے ایک نعمت یہ بھی ہے کہ اسے ایک ایسی بیش قیمت رات عطا کی گئی ہے کہ اس رات کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادات پر بھاری ہے۔ یہی وہ مبارک و مسعود رات ہے جسکو قرآن کریم میں لیلۃ القدر کہا گیا ہے۔

احادیث سے ثابت ہے کہ یہ مبارک رات ہر سال واقع ہوتی ہے۔ اور اکثر رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں سے کوئی سی طاق رات یعنی اکیسویں، تئیسویں، پچیسویں، اور ستائیسویں رات لیلۃ القدر ہوتی ہے۔ اس بابرکت رات کی بالکل صحیح تعین نہ کرنے میں بھی ایک مصلحت پوشیدہ ہے تاکہ خدا کے نیک بندے جو اپنی عبادت کی سچی تڑپ اور لگن رکھتے ہیں۔ وہ اسے ساری زندگی تلاش کرنے کی فکر کریں۔ اور زیادہ سے زیادہ ثواب اور خیر و برکت کے مستحق بنیں۔ تاریخ کی تعیین سے تلاش و جستجو کا جذبہ سرد ہو جاتا اور نمائشی طور پر ہر کس و ناکس مقررہ تاریخ کو عبادت میں لگ جاتا۔ جیسا کہ آجکل عام طور پر دیکھنے میں آتا ہے۔ مسلمانوں نے عام طور پر رمضان شریف کی ستائیسویں رات میں لیلۃ القدر کا وقوع ہونا ایک طے شدہ امر سمجھ لیا ہے۔ حالانکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تاریخ کی کوئی تعیین نہیں فرمائی ہے۔ پھر یہ کیسی تلاش اور کہاں کی جستجو؟ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی مگر فلاں فلاں شخص کی باہمی لڑائی کی وجہ سے میں بھول گیا کہ وہ کونسی رات تھی۔ تم اس کو آخری عشرہ کے طاق راتوں میں تلاش کرو۔

انفرادی لیلۃ القدر

بعض روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ مبارک رات سارے سال میں چکر لگاتی ہے۔ اور روحانی بلوغت کو پہنچنے پر مؤمن کو کسی بھی وقت ایک بار اس کی زندگی میں یہ مبارک رات نصیب ہوتی ہے۔ اس کے لئے رمضان کی کوئی قید نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رح سے منقول ہے کہ۔

"یہ رات رمضان المبارک کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ سال کے کسی بھی مہینہ میں ہو سکتی ہے۔ اور یہ آگے پیچھے بھی ہوتی رہتی ہے"

اسی طرح حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ رح فرماتے ہیں کہ

"شب قدر دراصل دو ہیں۔ ایک وہ جو رمضان کے آخری دس دنوں میں واقع ہوتی ہے۔ اور اس رات کو روحانی خیر و برکت سارے عالم میں پھیل جاتی ہے۔ جو مسلمان اس رات کو عبادت کرتا ہے۔ اسکی عبادت قبول ہوتی ہے۔ اور جو عبادت کی جاتی ہے۔ پوری ہوتی ہے۔ دوسری وہ ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "فیھا یفرق کل امر حکیم" اس میں کل حکمت والی باتوں کا فیصلہ ہوتا ہے قرآن کریم کے نزول کے سال یہ رات رمضان شریف میں پڑی تھی۔ لیکن یہ رات رمضان کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ بلکہ سال کے کسی مہینے کی کسی تاریخ کو واقع ہو سکتی ہے۔ اور ہوتی رہتی ہے۔ ہاں اکثر یہ رات رمضان میں ہی واقع ہوتی ہے۔"

(بحوالہ ھُدیٰ اسلامی ڈائجسٹ اکتوبر ۷۸ء)

مطلب یہ ہے کہ جس رات کو بھی کسی مؤمن کی نسبت اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہوتا ہے کہ اب سے یہ ہمارا قطعی جنتی بندہ ہے۔ وہی اسکی لیلۃ القدر ہے۔ اور اس کے لئے رمضان کی کوئی شرط نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں کے معین اوقات کے علاوہ بھی اس کے عام فضلوں کا سلسلہ جاری ہے۔ اور یہ انفرادی لیلۃ القدر اس کے اُن عام فضلوں کے نتیجہ میں ظاہر ہوتی ہے۔ جو نیک و مقرب بندوں پر سال بھر نازل ہوتے رہتے ہیں۔ پھر سال میں ایک دفعہ قرآن کریم کے نزول کی یاد میں ساری اُمت پر رمضان شریف کے آخری عشرہ کی ایک ہی رات میں کسی طاق رات کو اجتماعی طور پر اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہوتا ہے۔ اور وہ لیلۃ القدر کبریٰ ہوتی ہے۔

لیلۃ القدر کی ایک اور تفسیر

ارشاد خداوندی ہے کہ:۔

لیلۃ القدر خیر من الف شھر۔

یعنی لیلۃ القدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ ایک ہزار ماہ کے ۸۳ سال چار ماہ ہوتے ہیں۔ تقریباً ایک صدی کا عرصہ بن جاتا ہے۔ لیلۃ القدر ایک سال سے بہتر ہوتی ہے کہنے کی بجائے ایک ہزار مہینے کہنے میں یہ حکمت ہے کہ ہر صدی کے سر پر یعنی شروع میں خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی نہ کسی مصلح و مجدد کی بعثت ہوتی ہے۔ اور چونکہ وہ روحانی اعتبار سے ظلمت و گمراہی کا دور ہوتا ہے۔ اس لیے مصلح کی آمد سراسر رحمت و برکت کا موجب ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ نزول ملائکہ بھی ہوتا ہے۔ اور فرشتے اس روحانی مصلح کی تائید و نصرت میں لگ جاتے ہیں۔ فرشتوں کا یہ نزول ان کے نمایاں شامل ہوتا ہے۔ سعید روحوں سے تعلق پکڑتے ہیں۔ ایسے سعید لوگ آخر کار اپنے وقت کے امام پر ایمان لا کر خدا کے امور کے ساتھ ملکر خدمت دین اور اشاعت دین کے کاموں میں مصروف ہوتے ہیں اور اس طرح غلبہ اسلام سے پہلے کا یہ دور نہایت بابرکت ہوتا ہے۔ اسی کی طرف قرآن کریم کی یہ آیت اشارہ کرتی ہے۔

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ ۚ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ

یعنی ہم نے قرآن کریم کو ایک بابرکت رات میں اتارا ہے۔ ہم ہمیشہ (برے کاموں کے برے انجام سے) ڈراتے ہیں۔ اس میں ہر ایک حکمت والے معاملہ کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ "اِنَّا کُنَّا مُنذِرِین" میں ارسال رسل کی طرف اشارہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بھی اس آیت قرآنی کی تفسیر کرتی ہے

إِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا ۔

کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے شروع میں دین کی تجدید کے لئے اس امت میں ایک مجدد کو مبعوث کرتا رہے گا۔

جماعتوں میں ہفتہ قرآن مجید

ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں بعض جماعتوں کی مساعی کا خلاصہ بدر کے گزشتہ شمارہ میں دیا جا چکا ہے۔ اب اسی سلسلہ میں رشی نگر، جمشید پور آسنور، مدلا پالیم، بھدرک، شورت، سرینگر کی جماعتوں اور ناصرات الاحمدیہ شاہجہانپور کی طرف سے حوصلہ افزاء رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ افسوس کہ عدم گنجائش ان رپورٹوں کی اشاعت سے مانع ہے۔ اللہ تعالیٰ ان جماعتوں کی مخلصانہ مساعی کو قبول کرے اور مزید بیش از بیش خدمات سلسلہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ایڈیٹر بدر

رمضان کے روزے کیوں رکھیں؟

از: مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر۔ قادیان

دُنیا میں پائے جانے والے تمام مذاہب میں سے آخری آسمانی مذہب اسلام ہے اسلام اور دیگر تمام مذاہب میں ایک مشترکہ ہدایت پائی ہے کہ تزکیہ نفس، تنویر قلب مکاشفات اور مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کا شرف پانے کے لئے روزہ رکھنا سب سے اتم و اعلیٰ عبادت ہے۔ ہندؤں، یہودیوں عیسائیوں اور مسلمانوں غرضیکہ جملہ مذاہب نے روزہ کی اہمیت پر بڑا زور دیا ہے۔

(۱) ۔ عربی کے لفظ صوم کا معنی روزہ ہے۔ اور صوم کے لفظی معنی ہیں۔ رو کنا۔ ترک کرنا۔ خاموش ہونا۔ بلند ہونا۔ قائم ہونا۔ اصطلاح میں عبادت الٰہی کے لئے کھانے پینے اور تعلقات زوجین سے رکنا اور خاموشی سے عبادات بجا لاکر روحانیت کے بلند مقام پر قائم ہو جانے کو صوم کہتے ہیں۔ ایک روزہ دار انسان اوامر بجا لاکر اور مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو کر وصل الٰہی کا بلند مقام حاصل کرسکتا ہے۔ اور نواہی سے بچ کر تزکیہ نفس اور تنویر قلب حاصل کرسکتا ہے۔ اور اس طرح اپنے مقصد حیات کو پاسکتا ہے۔ ہم روزہ اسلئے رکھتے ہیں۔ کہ ہمارے خالق و مالک کا حکم ہے کہ

یٰایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون (بقرہ ع ۱۸۴)

اے مومنو! تمہارے لئے روزے فرض کئے گئے ہیں۔ جیسا کہ پہلی اقوام پر فرض کئے گئے تھے۔ تاکہ تم خُدا تعالیٰ کی حفاظت میں آجاؤ

(۲) ۔ اسلام نے انسانی پیدائش کا مقصد انسان کا خُدا جیسا ہو جانا قرار دیا ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ کھانے پینے۔ سونے مباشرت کرنے اور تمام لغویات سے پاک رہے۔ روزہ دار انسان بھی ایک وقت میں جزوی طور پر کھانے پینے۔ مباشرت کرنے اور جملہ لغویات سے اجتناب کرکے خُدا کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ اعتکاف کے ایام میں تو روزہ دار اپنے گھر بار۔ اہل و عیال سے بھی الگ ہو کر خُدا کی طرح منفرد اور اکیلا ہو جاتا ہے۔ اعتکاف ہندو دھرم کے سنیاس اور یہودیت اور عیسائیت کی رہبانیت کے مشابہ ہے۔ مگر ان سے ترقی یافتہ شکل میں آسان اور قابل عمل عبادت ہے۔ پس روزہ دار اور معتکف انسان جزوی طور پر کچھ عرصہ کے لئے صبغۃ اللّٰہ کی صفات کا مظہر بن جاتا ہے۔ قرآن مجید نے صبغۃ اللّٰہ ومن احسن من اللّٰہ صبغۃ (بقرہ) فرمایا ہے یعنی خُدا تعالےٰ کی صفات اختیار کرکے اسکے رنگ میں رنگین ہو جاؤ۔ کیونکہ اس کی صفات سب سے بڑھ کر ہیں۔ سو ہم اس لئے بھی روزے رکھتے ہیں کہ روزہ رکھنے کے نتیجہ میں انسان صبغۃ اللّٰہ کا جامہ پہن سکتا ہے۔

(۳) ۔ اُمرا پر شاذ ہی بھوک پیاس کا کوئی وقت آتا ہے۔ مگر روزہ کی صورت میں بھوک، پیاس۔ تپش حرارت اور ایک قسم کی جلن کا احساس ہوتا ہے۔ یہی احساس انہیں غُربا کیلئے قربانی کرنے۔ ان سے ہمدردی۔ شفقت سے پیش آنے اور ان کی مدد کرنے کے جذبہ کو ابھارتا ہے۔ جذبہ کے نتیجہ میں اُمرا اپنے غریب بھائیوں کے لئے خیرات کرتے۔ ان کی ضروریات کا خیال رکھتے۔ ان کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے ہیں۔ گویا معاشرہ میں باہمی بھائی چارہ۔ غمخواری اور روحانی و مادی مساوات کی فضا پیدا ہو سکتی ہے۔

(۴) ۔ بعض مذاہب نے مسلسل روزے رکھنے اور جسم کو مختلف چلہ کشیوں کے ذریعہ مشقت میں ڈالنے کی ہدایات دی ہیں۔ تاکہ مکاشفات اور مکالمہ الٰہیہ کا شرف حاصل ہو۔ اس کے خلاف بعض مذاہب نے صرف دل کی عبادت کو کافی سمجھ کر جسم کو آزاد چھوڑ دیا ہے۔ ان کے نزدیک تزکیہ نفس اور قرب الٰہی کے لئے جسمانی مشقت کی کوئی ضرورت نہیں نہ ہی خُدا تعالیٰ کو انسان کے جسم کو دکھوں اور تکالیف میں ڈالنے سے کچھ حاصل ہو سکتا ہے۔ اسلام نے افراط و تفریط کے مابین میانہ روی کو اختیار فرمایا ہے۔ روح اور جسم کا آپس میں بڑا گہرا تعلق ہے روح کا جسم پر اور جسم کا روح پر اثر پڑتا ہے۔ اسلئے اسلام نے روح کے ساتھ جسم کو بھی روزہ جیسی اعلیٰ عبادت میں شامل کیا ہے۔ حدیث قدسی میں آیا ہے کہ

الصیام لی وانا اجزی بہ

(بخاری کتاب الصیام)

روزہ میرے لئے ہے۔ اور اس کی جزا میں میں خود ہوں۔ پس ساری روح اور سارے جسم کو روزہ جیسی سب سے اتم عبادت میں شریک کرکے خُدا تعالےٰ کو ہی پا لینے کی کوشش کی گئی ہے۔

دوسری طرف بیمار مسافر اور معذور افراد کو روزہ نہ رکھنے کی رعایت دی گئی ہے اِن کی یہ جسمانی کمزوری ان کی روحانی کمزوری کا باعث بن سکتی ہے اور وہ بوجہ اپنی جسمانی کمزوری کے "انا اجزی بہ" کے اجر عظیم سے محروم رہ جاتے ہیں۔ پس اسلام نے روح اور جسم دونوں کو روزہ جیسی عظیم الشان عبادت بجالانے کا حکم دے کر انسانوں پر شفقت فرمائی ہے۔ کہ اس کا بدلہ خود ذات خُداوندی ہے۔ جیسے خُدا تعالیٰ مل جائے۔ اسے اور کیا چاہیئے۔ جو لوگ روزہ کو غیر معمولی مشقت اور صحت کے لئے نقصان دہ سمجھتے ہیں انہیں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ تمام مخلوق کا خالق خُدا تعالیٰ ہے۔ اور اس نے مخلوق کی طاقتوں کی حد بندی کر رکھی ہے۔

خلق کل شیءٍ فقدرہٗ تقدیرًا۔ (الفرقان ع ۳)

وہ انسانی اوصاف اور اس کی طاقتوں سے آگاہ ہے۔ وہ کسی پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔

لَا یکلف اللّٰہ نفسًا الا وسعھا (بقرہ ع ۲۸۷)

پس روزہ کی فرضیت انسان کی طاقت کے مطابق ہے۔ اس کی طاقت سے باہر اس پر بوجھ نہیں۔

(۵) ۔ دُنیا عالم کبیر ہے۔ اور انسان عالم صغیر۔ عام حالات میں عالم کبیر میں بعض جراثیم پیدا ہونے بڑھنے اور مفاسد کا باعث بنتے ہیں۔ جنہیں سخت سردی اور شدید گرمی و تپش اور جلن تلف کرتی ہے اسی طرح عالم صغیر میں بعض جراثیم پیدا ہوتے اور جسم میں فساد پیدا کرتے ہیں حکیم مطلق نے روحانی اور جسمانی اصلاح اور تندرستی کے لئے روزے بطور علاج مقرر کئے ہیں۔ جن سے جسم کی کئی بیماریاں اور نقصان دہ فاسد مادے زائل ہوتے ہیں۔ پس روزے رکھنے سے روحانیات و اخلاقیات کے علاوہ تندرستی اور صحت اچھی رہتی ہے جسم چست و چوبند رہتا ہے ڈاکٹر اور حکیم لوگ بھی بعض بیماریوں میں روزہ سے ملتی جلتی ہدایات دے کر مریض کو کھانے پینے سے روکتے ہیں۔ پس روزے ہماری صحت کے لئے بھی مفید اور کارآمد ہیں۔

(۶) ۔ ان کے علاوہ روزہ دار انسان خواہ وہ کسی بھی مذہب کا ہو۔ عام طور پر جھوٹ بولنے۔ فریب دینے نیز دین میں بدعملگی کرنے۔ بدکاری۔ بدمعاشی۔ چوری اور دیگر لغویات سے اجتناب کرتا ہے۔ ایسے انسانوں پر مشتمل معاشرہ یقیناً پر سکون اور راحت پر مبنی ہوتا ہے۔ روزہ تقویٰ و طہارت اور جسمانی پاکیزگی کا موجب ہے۔ اِس سے صبر و تحمل و بردباری پیدا ہوتی ہے۔ روزہ سے بدیوں اور برائیوں سے نجات ملتی ہے۔ اور خُدا تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر کرنے کی توفیق۔ جسم میں چستی و چوکسی پیدا ہوتی ہے۔ جو وطن عزیز کی حفاظت کرنے والوں کیلئے ضروری ہے۔ روزہ دار انسان ملائکۃ اللّٰہ سے مشابہت پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ روزہ سے انسان کے دل میں خُدا تعالیٰ کی خشیت اور اس کا جلال پیدا ہوتا ہے اور اسکے حضور اپنی مسکینی اور عاجزی کے اظہار کا موقعہ ملتا ہے۔ خُدا تعالیٰ تمام ایسے انسانوں کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً حتی المقدور روزے رکھنے کی توفیق اور خدا تعالیٰ کا فضل پانے کا شرف بخشے آمین

دعائے مغفرت

مورخہ ۲۶؍۷ کو محترمہ حسین بی بی صاحبہ اہلیہ محترم بابو تاج دین صاحب صدر جماعت احمدیہ سرینگر بعمر ۷۵ سال وفات پاگئیں۔ اِنا لِلّٰہ وانا الیہ راجعون مرحومہ موصیہ نیک اور مخلص احمدی خاتون تھیں بزرگان سلسلہ اور مرکز سے گہری محبت و عقیدت رکھتی تھیں۔ اپنی آخری علالت کے دوران جب بھی خاکسار ان کی عیادت کو گیا۔ ہمیشہ یہ فرماتی تھیں کہ قادیان دعا کے لئے لکھیں مرحومہ نے اپنے پیچھے پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں بطور یادگار چھوڑیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللّٰہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

خاکسار: محمد حمید کوثر مبلغ سرینگر کشمیر

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار بدر خود خرید کر پڑھے

آندھرا پردیش کے بعض علاقوں کا تبلیغی دورہ

آندھرا پردیش میں تبلیغی مہم کو تیز کرنے کے لئے ایک تبلیغی ٹور کا پروگرام ترتیب دیا گیا چنانچہ اس وفد میں میرے ہمراہ مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب بی۔ایس۔سی مکرم مولوی عبدالحق صاحب انسپکٹر وقف جدید مکرم فرحت اللہ صاحب مکرم ظفر عبدالبا سط صاحب مکرم رشید الدین صاحب۔ مکرم سعادت اللہ صاحب۔ مکرم عظیم الدین صاحب مکرم ڈاکٹر افتاب احمد صاحب تیمالپورن اور مکرم عبدالحمید صاحب (غیر احمدی) تھے۔

یہ تبلیغی وفد مورخہ ۱۲ر جولائی احمدیہ جوبلی ہال سے روانہ ہوا۔ اس موقعہ پر محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے اجتماعی دعا کروائی اور کچھ نصائح فرمائیں نیز اس وفد کا امیر محترم محمد عبداللہ صاحب بی۔ ایس۔سی کو مقرر فرمایا وفد کے ارکان نے سب سے پہلے حیدرآباد بس ڈیپو میں مختلف سمتوں میں جانے والی بسوں کے مسافرین کو نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے شائع کردہ کتابچہ "چودھویں صدی ہجری کا اختتام اور امام مہدی علیہ السلام کا ظہور" تقسیم کیا۔ بذریعہ بس یہ وفد کاماریڈی پہنچا وہاں بھی شہر کے مختلف حصوں میں اردو اور تلگو لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ بعدازاں وفد تاڑوائی روانہ ہوا وہاں بھی بعض افراد کو تلگو لٹریچر دیا اور پھر اس مقام سے تین میل دوری پر واقع جماعت احمدیہ چندہ پور کے لئے پیدل روانہ ہوئے وہاں نعمت اللہ صاحب صدر جماعت چندہ پور نے احباب جماعت سمیت اس تبلیغی وفد کا خیر مقدم کیا۔ مقامی جماعت کی طرف سے رات کے ۹ بجے تبلیغی جلسے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جس کی صدارت کے فرائض مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب امیر وفد نے ادا کئے۔ مکرم محمد عظیم الدین صاحب کی تلاوت اور مکرم رشید الدین صاحب پاشا کی نظم کے بعد مکرم سعادت اللہ صاحب نصرت مکرم رحمت اللہ صاحب سیکرٹری مال چندہ پور مکرم مولوی عبدالحق صاحب انسپکٹر وقف جدید اور خاکسار نے مختلف اہم عنوانات پر تقاریر کیں اس دوران مکرم محمد معین الدین صاحب قائد مجلس نے نظم پڑھی۔ آخر میں محترم صدر صاحب جلسہ نے ایک بسیط خطاب فرمایا۔ اور رات کے ساڑھے گیارہ بجے یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ ۱۳ر جولائی کو بعد نماز فجر مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب نے ذکر الٰہی کے عنوان پر تقریر کی اور مجلس انصار اللہ کا انتخاب کروانے کے بعد انصار بھائیوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی آج چندہ پور کے جلسہ کا دوسرا دن تھا جو ساڑھے نو ۹ بجے صبح خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم عظیم الدین صاحب کی تلاوت اور مکرم محمد معین الدین صاحب کی نظم کے بعد مکرم رحمت اللہ صاحب مکرم رشید الدین صاحب مکرم مولوی سعادت اللہ صاحب مکرم مولوی عبدالحق صاحب اور مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب امیر وفد نے تقاریر کیں۔ آخر میں خاکسار نے صدارتی تقریر میں اس بات کو ثابت کیا کہ مستقبل جماعت احمدیہ کا ہے۔ اس عنوان پر جماعت کی ترقی اور خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے بابرکت دور کے ایمان افروز حالات کو پیش کیا اور بعد دعا یہ جلسہ دن کے ایک بجے بے حد کامیابی کے ساتھ ختم ہوا احباب جماعت سے ملاقات کرنے کے بعد وفد چندہ پور سے تاڑوائی پہنچا اور یہاں سے نظام ساگر کی طرف روانہ ہو گیا اتوار کو لوگ اس ڈیم پر سیر و تفریح کی غرض سے دور دور سے کھنچے چلے آتے ہیں۔ وفد نے نظام ساگر کے راستہ میں آنے والے دیہات میں بھی لٹریچر تقسیم کیا اور بس کے مسافرین کو بھی لٹریچر دیا گیا۔ اس موقعہ پر بعض غیر از جماعت افراد کو کہتے سنا گیا کہ یہ قادیانی تو بے حد تبلیغ اسلام کرتے ہیں اور اس بس میں ان کے بہت سے آدمی موجود ہیں حالانکہ ہم صرف آٹھ افراد تھے۔ شام پانچ بجے نظام ساگر پہنچے وہاں بھی لٹریچر کثیر تعداد میں تقسیم کیا اس رنگ میں مختلف مقامات سے آتے ہوئے لوگوں تک حضرت امام مہدی علیہ السلام کا پیغام پہنچایا گیا۔ اور اسی رات کو بذریعہ بس یہ تبلیغی وفد انتہائی کامیابی کے ساتھ واپس حیدرآباد پہنچا وفد کے تمام اراکین اس تبلیغی مہم کی کامیابی پر بے حد مسرور تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے خدام کی یہ حقیر مساعی کو قبول کرے اور اس میں غیر معمولی برکت ڈالے ان تمام خدام نے اپنے اخراجات پر یہ تبلیغی دورہ کیا اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار: حمید الدین شمس مبلغ حیدرآباد

مجلس خدام الاحمدیہ مدراس کی سرگرمیاں

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ مدراس کے زیر اہتمام محترم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج کی سرپرستی میں یہاں تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی سرگرمیاں تسلی بخش طور پر جاری ہیں۔

تبلیغ

پچھلے دو مہینوں سے یہاں کے عیسائی مشنوں کی طرف سے شہر کے مختلف حصوں میں تبلیغی جلسے منعقد ہو رہے ہیں۔ جن میں قرآنی آیتوں اور حدیثوں کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہوئے عوام الناس میں غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے۔ چنانچہ جب بھی اس قسم کے جلسے منعقد ہوئے خدام وہاں پہنچ گئے اور ان جلسوں کے اختتام پر جلسہ گاہ سے پرے ہٹ کر جماعتی لٹریچر تقسیم کرتے رہے جن میں ان اعتراضوں کا تسلی بخش جواب تھا۔ ان جلسوں میں تقسیم کرنے کے لئے زیر عنوان "حضرت یسوع مسیح کا صحیح مقام" اور عیسائیوں کی خاص توجہ کے لئے دو کتابچے جو مکرم مولوی محمد عمر صاحب کے ترتیب کردہ ہیں شائع کئے گئے ہیں۔

مورخہ ۱۵ر جون کو مدراس کے ساؤکارپیٹھ میں عامۃ المسلمین کی طرف سے ایک جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ اس جلسہ میں ایک مخالف احمدیت مولوی شاذلی صاحب نے تقریر کرتے ہوئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام ختم نبوت کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ پر الزام تراشیاں کیں۔ جلسہ کے اختتام پر خدام نے ختم نبوت کے سلسلہ میں لکھی گئی کتاب اور دیگر لٹریچر سامعین میں

مورخہ ۵ر اور ۶ر جولائی کو Students Islamic Movement of India Madras کے زیر اہتمام اسلامی کتب کی دو روزہ نمائش کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں دو ہزار کے قریب کتابیں نمائش کے لئے رکھی گئی تھیں۔ اس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسلامی اصول کی فلاسفی (انگریزی) محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تفسیر قرآن اور مولوی محمد عمر صاحب مبلغ مقامی کی کتاب اسلام اور مشری شنکر آچاریہ نمایاں طور پر رکھی ہوئی تھیں۔ منتظمین اور دیگر احباب سے دونوں دن مسلسل تبلیغی گفتگو ہوتی رہی۔ نیز نمائش کے باہر گیٹ پر ہمارے خدام تقسیم لٹریچر کے فرائض بخوبی انجام دیتے رہے۔

تعلیم و تربیت

پچھلے دو ماہ سے دار التبلیغ میں ہر اتوار کو صبح ۱۰ بجے تا ۱۲ بجے مجالس اطفال و خدام کی مکرم مولوی محمد عمر صاحب دینی کلاس لے رہے ہیں۔ جس میں قرآن کریم ناظرہ کے علاوہ قرآن باترجمہ۔ دینیات احمدیہ مسائل اور تاریخ احمدیت پڑھائے جاتے ہیں۔ کلاس کے بعد خدام کے دینی سوالوں کا جواب بھی دیا جاتا رہا ہے۔ ان کلاسوں میں معقول تعداد میں اطفال اور خدام شرکت کرتے ہیں۔

مہینہ میں دو دفعہ مجالس انصار اللہ۔ خدام اطفال کا اجلاس ہوتا ہے ان اجلاسوں میں انصار و خدام اور اطفال کی تقریروں کے علاوہ مکرم مولوی صاحب اردو اور تامل میں مختلف تربیتی امور پر تقریر کرتے ہیں۔ تعلیمی منصوبہ کے سلسلہ میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق یہاں کے طلباء نے اپنے اپنے امتحانوں کے نتائج کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعاؤں کے خطوط بھی لکھے ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام باقاعدہ والی بال اور کرکٹ ٹیم بھی قائم ہے اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ مقبول خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار: منصور احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ)

★

دعائے مغفرت

راولپنڈی سے یہ افسوسناک اطلاع ملی ہے۔ کہ میرا بھتیجا عزیزم عبدالمومن ابن برادرم عبداللطیف صاحب امینی بجلی کی کرنٹ لگنے سے ۹ر کو وفات پا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ جوان مرگ سارے خاندان کیلئے ناقابل برداشت صدمہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے اور افراد خاندان کو اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق دے اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحوم کی ایک بیوہ اور چار بچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کا بھی متکفل اور حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ (خاکسار شریف احمد امینی ناظر امور عامہ)

۸۰ء جلسہ کا اختتام ہو تقریبہ کے گئے

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۴۴۵ - میں حوا بی بی زوجہ شیخ تراب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۵/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت منقولہ جائیداد کچھ نہیں ہے۔ غیر منقولہ جائیداد ایک مان زمین میرے شوہر نے مہر کے بدلہ میں میرے نام رجسٹری کروائی تھی میرا مہر ایک ہزار روپے تھا۔ لیکن اس زمین کی قیمت اس وقت گورنمنٹ دو صد کے حساب سے کل پانچ ہزار روپے ہے۔ میں اُس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور میں نے اگر آئندہ کوئی جائیداد پیدا کی تو اس پر میری وصیت ۱/۱۰ حصہ حاوی ہوگی۔ اور صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی اور میری وفات کے بعد اگر میرے نام کوئی جائیداد ثابت ہو تب بھی اس پر میری وصیت حاوی ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں حصہ جائیداد ادا نہ کرسکی تو میرے وارث اس کی ادائیگی کریںگے۔ انشاء اللہ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد — شیخ عبد العلیم انسپکٹر وصایا
الامۃ — حوا بی بی
گواہ شد — شیخ ابراہیم

وصیت نمبر ۱۴۴۴۶ - میں حدیثاً بیگم زوجہ مکرم فضل الرحمن خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ (حال چودوار) ڈاکخانہ New colony Q-No. H-7 ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۵/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری غیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں ہے منقولہ جائیداد ایک تولہ سونا بصورت زیور گلے کا ہار مالیتی ۱۴۰۰/- روپے کا ہے مہر مبلغ ۱۲۵۰/- روپے بذمہ خاوند ہے میں اس کے ۱/۱۰ واں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اسکے علاوہ اگر آئندہ میں نے کوئی جائیداد پیدا کی تو مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اسکی اطلاع دیتی رہونگی اور اس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں اگر میری وفات کے وقت کوئی جائیداد ثابت ہو تو اسکے ۱/۱۰ واں حصہ پر میری وصیت حاوی ہوگی۔ انشاء اللہ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ اللہ تعالیٰ میری وصیت کو قبول فرمائے۔ آمین

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد — فضل الرحمن خان خاوند موصیہ
الامۃ — حدیثاً بی بی
گواہ شد — شیخ عبد الحلیم مال انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۴۴۴۷ - میں مطہرہ بی بی زوجہ محمد ہاشم مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنکال ڈاکخانہ نیا پٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷/۵/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :- میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں ہے البتہ منقولہ جائیداد مندرجہ ذیل ہے جو میرے خاوند نے مہر کے بدلہ میں مجھے زیور کے طور پر بنا کر دئے تھے مہر مبلغ دو ہزار روپے کا تھا۔ زیور مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) ہار طلائی وزن ۳ تولہ قیمت فی تولہ ۱۵۰۰/- روپے کل ۴۵۰۰/- روپے

(۲) کان کا پھول طلائی وزن ۱½ تولہ قیمت ۲۲۵۰/- روپے کل میزان ۶۷۵۰/- روپے اس کے علاوہ مجھے گورنمنٹ کی طرف سے ہر ماہ مبلغ ۶۰/- روپے پنشن ملتی ہے۔ میں مندرجہ بالا زیورات اور پنشن کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر آئندہ میں نے کوئی جائیداد پیدا کی تو مجلس کارپرداز کو اس کی اطلاع کرونگی اور اس پر میری وصیت حاوی ہوگی۔ اور اگر میری وفات کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ انشاء اللہ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — ہنت خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پنکال
الامۃ — مطہرہ بی بی
گواہ شد — شیخ عبد الحلیم مبلغ سلسلہ احمدیہ کٹک

وصیت نمبر ۱۴۴۴۸ - میں مسماۃ حفیظہ خاتون زوجہ محمد منصور مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنکال ڈاکخانہ نیا پٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷/۵/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

میری اس وقت غیر منقولہ زمین آٹھ گونٹھ ہے جس کی قیمت مبلغ ۱۸۰۰/- روپے ہے۔ منقولہ جائیداد کچھ نہیں ہے خاوند کی طرف سے مہر نہیں ملا ان کی وفات ہوچکی ہے۔ البتہ ان کی ملازمت کی طرف سے مجھے ہر ماہ ۴۲ روپے پنشن ملتی ہے۔ میں مندرجہ بالا زمین کے ۱/۱۰ واں حصہ کی وصیت کرتی ہوں اور پنشن کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ آئندہ اگر میں نے کوئی جائیداد پیدا کی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر میری وصیت حاوی ہوگی۔ اور صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کی مالک ہوگی اور اگر میں اپنی زندگی میں حصہ جائیداد ادا نہ کرسکی تو میرے ورثاء حصہ جائیداد ادا کریںگے۔ انشاء اللہ۔ اور بوقت وفات میرا جو بھی ترکہ ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — شیخ عبد الحلیم مال انسپکٹر وصایا
الامۃ — حفیظہ خاتون المیہ محمد منصور مرحوم
گواہ شد — محمد عبد الرحمن پنکال

وصیت نمبر ۱۴۴۴۹ - میں نساء بی بی زوجہ شیخ ثناء اللہ قوم احمدی پیشہ گھریلو کام کاج عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن غنچہ پاڑہ ڈاکخانہ غنچہ پاڑہ ضلع ڈھینکانال صوبہ اڑیسہ۔

بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۴/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں ہے۔ البتہ منقولہ جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ سونے کا زیور ۱½ تولہ قیمت ۲۲۵۰/- روپے تفصیل زیور ۱۔ ہار ۱ تولہ ۲۔ کان کا پھول ½ تولہ۔

میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے علاوہ حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے بذمہ خاوند ہے میں اسکے ۱/۱۰ واں حصہ کی وصیت کرتی ہوں اور اگر آئندہ میں نے کوئی جائیداد پیدا کی تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں اپنی زندگی میں حصہ جائیداد کی رقم ادا نہ کرسکوں تو میرے ورثاء اس کی ادائیگی کے ذمہ دار ہوں گے۔ اور بوقت وفات میرا جو ترکہ ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے براہ کرم میری وصیت منظور فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — شیخ عبد الحلیم مبلغ انسپکٹر وصایا
الامۃ — نساء بی بی
گواہ شد — شیخ ثناء اللہ خاوند موصیہ غنچہ پاڑہ

درخواست دُعا

مکرم ڈاکٹر کریم اللہ صاحب زیروی OAKLAND سے جملہ احباب کی خدمت میں اپنی ملازمت کے مستقل ہونے کے لئے نیز اپنی اہلیہ مکرمہ امۃ اللطیف صاحبہ کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر

نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ کے عہدیداران مقامی و عہدیداران خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے مورخہ ۳۰/۸/۸۰ سے مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر حسب ذیل پروگرام کے مطابق دورہ فرمائیں گے موصوف اپنے دورہ میں خدام الاحمدیہ سے متعلق جملہ امور سر انجام دیں گے مثلاً تجنید، تشخیص، تنظیم، انتخاب وغیرہ اس کے علاوہ چندہ خدام الاحمدیہ۔ چندہ اجتماع وغیرہ کی وصولی بھی فرمائیں گے اس لئے میں جملہ قائدین اور عہدیداران مقامی اور مبلغین کرام سے نمائندہ موصوف کے ساتھ کما حقہٗ تعاون کی درخواست کرتا ہوں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۱۰/۸/۸۰	کانپور	۲۲/۸/۸۰	۱	۲۳/۸/۸۰
علی گڑھ	۱۱/۸/۸۰	۱	۱۲/۸/۸۰	شاہجہانپور کٹیا	۲۳	۳	۲۶
لکھنؤ	۱۳	۱	۱۴	امروہہ	۲۶	۲	۲۸
فیض آباد	۱۵	۱	۱۶	مانک نگر	۲۹	۱	۳۰
بنارس	۱۶	۱	۱۷	ساندھن	۳۰	۱	۳۱
کانپور	۱۸	۲	۲۰	دہلی	۱/۹/۸۰	۲	۳/۹/۸۰
راٹھ دسکرا	۲۰	۲	۲۲	قادیان	۴/۹/۸۰	-	-

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم عبد الغفور صاحب مقیم انگلینڈ اپنے بچے کی شادی کے بابرکت ہونے اور اہل و عیال کی صحت و سلامتی نیز روزگار میں خیر و برکت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں (۲) محترمہ زاہدہ بانو بیگم صاحبہ صدر لجنہ حیدرآباد اپنے دونوں بڑے نواسوں عزیزان محمد عبد المتین و عبد المجید کی کاروباری مشکلات اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے نیز تیسرے نواسے کی تعلیمی لائن میں کامیابی و ترقیات اور سب کی صحت و عافیت کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ (۳) عزیز سید ابرار احمد ابن سید جعفر حسین صاحب ایڈ کیٹ ستاد نگر کو لاری کے ایکسیڈنٹ کی وجہ سے چوٹیں آئی ہیں اور وہ عثمانیہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب ان عزیز کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں (۴) عزیز طاہر احمد عارف مقیم شاکھانم اپنی صحت و عافیت سروس میں خیر و برکت اور ترقیات کے لئے نیز اپنی تبلیغی کوششوں میں کامیابی اور بہتر نتائج کے حصول کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں (۶) عزیز لئیق احمد مقیم بمبئی (دنیوی سروس) اپنی صحت و عافیت اور اپنی حکمانہ مشکلات اور پریشانیوں کے ازالہ اور سروس میں خیر و برکت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (۹) مکرم غلام نبی صاحب بٹ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ناصر آباد کشمیر اپنے اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

(۷) خاکسار کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ فالج لمبے عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ ان کی کامل صحت و شفایابی کے لئے بزرگان و احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: فیض احمد مبلغ کشمیر

(۸) مکرم عبد الحمین صاحب میمن سنگھ (بنگلہ دیش) سے اپنی مشکلات و مصائب سے خلاصی، مقاصد میں کامیابی اور اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں (ایڈیٹر بدر)

(۹) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور بزرگوں کی دعاؤں کی برکت سے مولا کریم نے اپنے فضل و کرم سے میری ہمشیرہ سیدہ امۃ السلام عمر بنت مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ سلسلہ کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بزرگان و احباب جماعت سے نومولود کی صحت و تندرستی خادم دین بننے لمبی عمر ہونیکے لئے دعا کی درخواست ہے خاکسار سیدہ امۃ الشکور عمر مونگھیر

اخبار قادیان

قادیان ۲۸ وفا (جولائی) ــــ رمضان شریف کے مبارک ایام میں قرآن مجید اور حدیث کے درس بفضلہ تعالیٰ اپنے مقررہ وقتوں میں باقاعدگی سے جاری ہیں ہفتہ زیر اشاعت میں محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے اپنے حصہ کا درس قرآن مجید سورۃ التوبہ تا سورۃ النمل مکمل کیا اور آج مورخہ ۱۴ رمضان المبارک سے مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم سورۃ بنی اسرائیل تا سورۃ الفرقان کا درس دے رہے ہیں۔

اس دوران مکرم محمد صبغۃ اللہ صاحب احمدی بنگلور سے رمضان کے بابرکت ایام مرکز سلسلہ میں گزارنے کے لئے قادیان تشریف لائے اللہ تعالیٰ موصوف کے نیک مقاصد کو پورا کرے آمین

مقامی طور پر مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور مدیر ہفت روزہ بدر کی اہلیہ محترمہ ایک لمبے عرصہ سے بعض عوارض میں مبتلا ہیں اب بغرض آپریشن مورخہ ۳۰/۸/۸۰ کو انہیں امرتسر لے جایا جا رہا ہے۔ بزرگان و احباب سے آپریشن کی کامیابی اور مکمل صحت و شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

عزیز مکرم مولوی ملک مقبول صاحب طاہر مبلغ سلسلہ مقیم محبوب داہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲/۷/۸۰ کو پہلی بچی سے نوازا ہے جس کا نام "نادیہ ملک" تجویز کیا گیا ہے نومولودہ مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب ساکن آسنور کی پوتی اور مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب درویش کی نواسی ہے بچی کے والد نے خوشی کے اس موقع پر مختلف مدات میں مبلغ دس روپے ادا کئے ہیں جزاہ اللہ خیراً احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ عزیزہ نومولودہ کو نیک صالحہ و خادمہ دین بنائے اور اس کا وجود والدین کے لئے موجب قرۃ العین ہو۔ آمین

(اسسٹنٹ ایڈیٹر بدر)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES:- 52385/52636 P.P
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربر شیٹ کے سینڈل زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس
مینوفیکچررز اینڈ آرڈر سپلائرز
۲۲/۲۹ مکھنیا بازار کانپور (یو پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار، موٹر سائیکل سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T COLONY
Madras - 600004
PHONE No — 76360
آٹو ونگس

صدقۃ الفطر اور عید فنڈ

صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا مگر حقوق العباد سے تعلق رکھنے والا اہم حکم ہے اس کی ادائیگی ہر مسلمان مرد، عورت، اور بچے پر خواہ وہ کسی بھی حیثیت کے ہوں فرض ہے بلکہ معتبر روایات سے پتہ لگتا ہے کہ غلام اور نوزائیدہ بچوں پر بھی صدقۃ الفطر فرض ہے جو شخص اس فرض کو ادا کرنے سے قاصر ہو اس کی طرف سے اس کا سرپرست ادا کرے۔ صدقۃ الفطر کی مقدار ہر فرد کی استطاعت کے لئے ایک صاع یعنی پونے تین سیر غلہ ہے موجودہ مروجہ پیمانے کے مطابق ۲½ کلو غلہ اس کی مقدار بنتی ہے سالم صاع کی ادائیگی افضل و اولیٰ ہے البتہ جو شخص سالم صاع کی ادائیگی کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف صاع ادا کرے۔ چونکہ آجکل صدقۃ الفطر نقدی کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے اس لئے جماعتیں غلہ کے مقامی نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتی ہیں۔

صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید الفطر سے قبل اس لئے ادا کرنی ضروری ہے تاکہ عید سے قبل بیوگان اور یتامیٰ کو اس رقم سے طعام و لباس کی بروقت امداد دی جا سکے یہ رقم مقامی غرباء اور مساکین پر بھی خرچ کی جا سکتی ہے مگر ⅔ سے زائد نہیں بقیہ رقم مرکز میں ارسال کی جائے۔ صدقۃ الفطر سے دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ صدقۃ الفطر کی مد میں وصول کی گئی رقم کی آمد و خرچ کا حساب باقاعدہ رکھا جائے۔

چندہ عید فنڈ: چندہ عید فنڈ کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک زمانہ سے ہر کمانے والے فرد کے لئے کم از کم ایک پیسہ فی کس کی شرح سے عید فنڈ مقرر ہے اس لئے احباب اس فنڈ میں زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اس مد میں وصول ہونے والی ساری رقم مرکز میں آنی چاہئیے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام احباب کو ان ضروری فرائض کی ادائیگی کی توفیق بخشے آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

زکوٰۃ کی ادائیگی ہر صاحب نصاب پر فرض ہے

رمضان المبارک کے ایام میں احباب جماعت خصوصی توجہ فرمائیں

زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم بنیادی رکن ہے جس طرح نماز فرض ہے اسی طرح زکوٰۃ کی ادائیگی بھی فرض ہے کوئی دوسرا چندہ زکوٰۃ کا قائمقام تصور نہیں ہو سکتا حضرت مصلح موعود کا ارشاد ہے کہ زکوٰۃ کی تمام رقوم مرکز میں آنی چاہئیں تمام صاحب نصاب احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ جس قدر زکوٰۃ آپ کے ذمہ واجب الادا ہے اسے ادا کر کے افضال الٰہیہ کے وارث بنیں زکوٰۃ کی ادائیگی اللہ تعالیٰ سے سچی محبت اور حقیقی تعلق کے بڑھانے کا موجب ہوتی ہے ایثار کا مادہ پیدا ہوتا ہے اور حرص اور بخل کی بیخ کنی ہوتی ہے احباب جماعت اس کی فرضیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگا سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے قرآن پاک میں جہاں نماز کا ذکر کیا ہے وہاں ساتھ ہی زکوٰۃ کی ادائیگی کا بھی ذکر ہے پس جس طرح نماز کا ادا کرنا ضروری ہے صاحب نصاب کے لئے زکوٰۃ کا ادا کرنا بھی ضروری ہے اور اس کی ادائیگی سے اموال میں پاکیزگی اور خیر و برکت دی جاتی ہے۔ نظارت ہذا ہر جماعت میں صاحب نصاب احباب کو بذریعہ خطوط بھی توجہ دلا رہی ہے امید ہے کہ ایسے احباب جن پر زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہے خود ہی منصفانہ طریق کے مطابق اپنے ذمہ واجب الادا زکوٰۃ کی رقوم مرکز میں بھجوانے کے لئے فوری توجہ فرمائیں گے اللہ تعالیٰ جملہ صاحب نصاب احباب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے فضلوں اور انعامات سے نوازے آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

بدر کی توسیع اشاعت ہر احمدی کا جماعتی فرض ہے!

رمضان المبارک میں صدقہ و خیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مؤمنین کے لئے ایک بار پھر ان کی زندگیوں میں رمضان المبارک آ چکا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرماتے ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔ قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہئیے اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپؐ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکان اسلام کی البتہ جو مرد اور عورت بیمار ہو نیز ضعیف پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے تا وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہئیے تا ان کے روزے قبول ہوں اور جو کمی کسی پہلو سے ان کے نیک عمل میں رہ گئی ہو وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے پس ایسے احباب جماعت جو جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں انشاء اللہ ان کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول ہوں آمین۔

ماہ مئی کی رپورٹ بھجوانے والی لجنات

لجنہ اماء اللہ:۔ قادیان۔ سکندر آباد۔ حیدر آباد۔ بنگلور۔ شموگہ۔ شاہجہانپور۔ کلکتہ۔ کانپور۔ کٹک۔ بھاگلپور۔ ساگر۔ کیرنگ۔ پنگالی۔ کوسمبی۔ کرڈاپلی۔ سعد رداہ۔ ارکہ پٹنہ۔ سونگڑہ۔ بھوبنیشور۔ دہلی۔ بی ناٹین۔ سکرا

ناصرات الاحمدیہ:۔ قادیان۔ شموگہ۔ کلکتہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

شادی خانہ آبادی

مکرم سید شاہ میر احمد اشرف صاحب ساکن ربوہ پاکستان کی تقریب خانہ آبادی مورخہ ۸۰/۷/۱۷ کو بعد نماز عصر قادیان میں عمل میں آئی اس سے پہلے موصوف کا نکاح عزیزہ آصفہ بیگم سلمہا بنت مکرم فتح محمد صاحب اسلم ساکن قادیان مبلغ چھ ہزار روپے حق مہر پر ماہ فروری میں قرار پایا تھا۔ احباب اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (ایڈیٹر بدر)